رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح ربوہ

سالانہ چندہ
۶ روپے

قیمت فی پرچہ
۸ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۰۸۲ - میں محمد خورشید احمد ولد حشمت علی صاحب ساکن کھرولیاں ڈاکخانہ اوچیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۷-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے - پاکستان میں عارضی طور پر ۸ - ۱ ایکڑ اراضی بشراکت حقیقی بھائی ملی ہے اور ایک عدد مشین سلائی بھی مجھے ملی ہے جسکی قیمت -/۶۰ روپیہ ہے - اس کی آمدنی -/۲۰۰ روپیہ سالانہ ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز ایک مکان رہائشی موضع پھیرو چیچی ضلع گورداسپور میں مشترکہ دو بھائیوں کے ہے اگر وہ مجھے مل گیا تو اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگا - میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد :- محمد خورشید احمد ولد حشمت علی - گواہ شد :- علی محمد انسپکٹر وصایا - گواہ شد :- ماسٹر عبدالرحمٰن ولد غلام قادر صاحب +

نمبر ۱۳۰۹۰ - میں فضل بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی صاحب سکنہ چک ۱۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۴-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - الامۃ :- فضل بی بی زوجہ چوہدری مبارک علی صاحب نشان انگوٹھا - گواہ شد :- مبارک علی بقلم خود و خاوند موصیہ مذکورہ -

گواہ شد :- محمد یوسف سیکرٹری مال چیچہ وطنی ضلع منٹگمری +

نمبر ۱۳۰۹۱ - میں مبارک علی ولد نواب خاں (عرف بابو خاں) ساکن چک ۱۵/۱۱۰ ڈاکخانہ چک ۱۶/۱۱۰ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۴-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد کوئی نہیں ہے ماہوار آمد مبلغ -/۶۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا - اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - العبد :- مبارک علی ولد نواب خاں چک ۱۵/۱۱۰ ضلع منٹگمری - گواہ شد :- محمد یوسف سیکرٹری مال چیچہ وطنی ضلع منٹگمری - گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۹۵ - میں کریم بی بی بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۷-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت صرف مبلغ یکصد روپیہ نقد ہے - میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - یہ رقم مبلغ ۳۳/۵/۶ روپے آج خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائداد زیر کوپن ۲۶۳/۱-۸-۷-۵۱ جمع کرا دی ہے - میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - الامۃ :- کریم بی بی بیوہ مولا بخش صاحب مرحوم - گواہ شد :- محمد شریف کارکن دفتر تحریک جدید ربوہ - گواہ شد :- محمد اسمٰعیل آڈیٹر تحریک جدید ربوہ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

ماہنامہ

مِصْبَاح

جلد ۲۳ ——— نمبر ۵

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ ظہور سنہ ۱۳۳۰ ہش - اگست سنہ ۱۹۵۱ء

مُدیرہ:-

امۃ اللہ خورشید

فہرست مضامین

شذرات ، مدیرہ ، ۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام ، ۴

ادب میں ہمارا مسلک ، محمد احمد جامی صاحب ، ۵

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ماخوذ از چالیس جواہر پارے ، ۱۳

لغزش ، (نظم) مصلح الدین احمد صاحب ڈرائیج ، ۱۶

فرشتے ، امۃ اللہ خورشید ، ۲۱

نتیجہ تعلیم القرآن کلاس ، ۲۶

ربوہ سے کراچی تک ، نصیرہ نزہت صاحبہ ، ۲۷

الوداعی جلسہ ، ۳۰

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ ، ۳۲

ڈھونڈ رہے ہیں (نظم) ، ثاقب صاحب زیروی ، ۳۳

اے احمدی خاتون ، رضیہ سیٹھی صاحبہ سیالکوٹ ، ۳۴

گھر گھرہستی ، حسن آرا صاحبہ بٹ ، ۳۶

کام کی باتیں ، سید اعجاز احمد شاہ صاحب ، ۳۷

بچوں کی کانفرنس ، انجمن آرا صاحبہ ، ۳۸

کشیدہ کاری ، نذیر فاطمہ صاحبہ اکبر آبادی -
ہیڈ مسٹرس زنانہ صنعتی سکول گوجرانوالہ } ۳۹

وصایا ، ۴۱

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

مدیرہ

یوم استقلال "پاکستان"

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں یوم استقلال پاکستان منانے کی توفیق دی، یہ محض اس کا فضل و احسان ہے کہ اس نے پاکستان کو دشمنوں کے علی الرغم دن دونی اور رات چوگنی ترقی دی دشمن نے اس کو تباہ کرنے کے لئے ایڑی سے لیکر چوٹی تک زور لگایا لیکن کشتیٔ پاک کے ناخدا اس کو منجدھار سے صحیح و سالم نکال لائے۔ اب وہ اس راستہ پر گامزن ہے جس پر قدم مارنے کی کسی کو جرأت نہیں۔ بے شک منزل کٹھن ہے اور راہ دشوار گزار، قدم قدم پر خوفناک بھیڑیے اور جنگلی کتے دانت نکالے اسکے پائے استقلال میں تزلزل پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت پر بھروسہ، اس کے احکام پر سچا ایمان، سعی پیہم اور اتحاد ان تمام مشکلات پر قابو پالیگا۔ یہ ضرور مدنظر رہے کہ پاکستان ہماری منزل نہیں بلکہ نشانِ منزل ہے۔ ہم نے ابھی تمام دنیا کو پاکستان بنانا ہے اسلئے ہمیں بہت زیادہ قربانی، اتحاد اور استقلال کی ضرورت ہے، ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر قربان کرنا ہے، تخریبی کارروائیوں کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو وہ دن دور نہیں جبکہ ہم اپنی مراد کو پالینگے۔ خدا ہم سب کو پاکستان کیلئے سچی قربانی کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان زندہ باد!

اپنے فرض کو پہچانیئے!

بھارت نے اپنی فوجیں پاکستان کی سرحد کے بالکل قریب جمع کر دی ہیں اور وہ جارحانہ اقدام کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ چنانچہ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں صاف کہا ہے۔

"بھارت پاکستان کے خلاف جنگ کیلئے پوری طرح تیار ہے"

بھارت پاکستان کے ساتھ کیوں الجھنا چاہتا ہے؟ اسکی کئی وجوہ ہیں۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بھارت نے پاکستان کو دل سے کبھی قبول نہیں کیا۔ زبان سے قبول کرنے کے بعد تقریر و تحریر ہر لحاظ سے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کیا گیا اور بھارت کے ذمہ وار لیڈر علی الاعلان اکھنڈ ہندوستان کا پراپیگنڈا کرتے رہے جنگی تیاریاں پورے زوروں سے کی جاتی رہیں۔ اس غرض کے حصول کے لیے بھارتی لیڈروں نے کشمیر حاصل کرنے اور پاکستان کو چاروں طرف سے محصور کرنے کیلئے کابل کو ہتھیالیا۔ ان تمام حالات کو پوری طرح مکمل کر کے اس نے چاہا کہ سرحد پر چپکے سے حملہ کر دے لیکن عزت مآب وزیراعظم کے بروقت انکشاف نے پوری کی پوری قوم کو مقابلے کے لئے متحد کر دیا۔ اب ہندوستان کو سوائے دستِ حسرت ملنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اب پنڈت نہرو کی حالت بالکل یہی ہے ؏

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرحدوں پر فوجیں جمع کرنے میں تو بہت تیزی دکھائی اور چور کی طرح نقب زنی کی ٹھانی لیکن جب مُنہ کی کھانی پڑی تو حواس باختہ ہو گئے اب کبھی یہ کہتے ہیں کہ "اگر پاکستان اور ہندوستان میں جنگ ہوئی تو دونوں مُلک تباہ ہو جائینگے"۔ اور کبھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ "پاکستان یہ اعلان کرے کہ وہ ہندوستان کے کسی حصہ پر حملہ نہیں کریگا"۔ اور کبھی یہ کہتے ہیں کہ "ہم نے تو مدافعت کیلئے سرحدوں پر فوجیں جمع کی ہیں"۔ کوئی پوچھے کہ بھلے مانس! اگر اپنی تباہی کا اتنا ہی خوف تھا تو پاکستان کی سرحدوں پر فوجیں کیوں جمع کیں، تباہی کی طرف کیوں قدم اُٹھایا؟ سرحد پر فوجیں جمع کرنے کی بجائے کیوں نہ پاکستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا؟ کیوں نہ اُن تجاویز پر غور کیا جو دونوں ملکوں کی خوشحالی کیلئے مفید ہوتیں۔ اگر پاکستان سے حملہ نہ کرنیکا اعلان کروانا مقصود تھا تو کیا اس کا طریق یہی تھا کہ پاکستان کی سرحدوں پر فوجیں جمع کر کے اہلِ حق کو مرعوب کیا جائے۔ اور مدافعت کس سے؟ جبکہ پاکستان نے کوئی جارحانہ اقدام ہی نہیں کیا۔ پس یہ سب کچھ یا تو ایک دیوانے کی بڑ ہے یا ایک مکار کی مکاری جو حقیقت کو چھپانے کیلئے دُنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتا ہے۔ فوجوں کو اس طرح جمع کرنے سے پنڈت نہرو کے مدِنظر بعض سیاسی اغراض کا حصول بھی ہو جن میں سب سے اہم کشمیر ہے جسکو حاصل کرنے کیلئے بھارت ہر کمینی حرکت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ ورنہ بھارت کے چوٹی کے شخص سے لیکر ادنیٰ تک کو پاکستان کی طاقت کا احساس ہے۔ ان میں سے کوئی بھی پاکستان کیساتھ اُلجھنے کیلئے تیار نہیں۔ جس ملک میں غذا کی قلت ہو، رعایا بھوکوں مر رہی ہو، کمیونسٹوں نے شورش برپا کر رکھی ہو، انتخابات کا ہنگامہ سر پر ہو اور فوج بھی ماشاءاللہ وہ ہو جو باوجود مکمل کانٹے سے لیس ہونے اور تعداد میں بہت زیادہ ہونے کے کشمیر کے محاذ پر چند پٹھانوں سے لرزہ براندام ہو اسکی بساط کہاں کہ وہ شیروں پر ہاتھ ڈالے۔

پنڈت نہرو یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کو فوجی طاقت سے مرعوب کر کے اسکے فطرتی حق کشمیر سے محروم کر دیا جائے اور ظاہر کیا جائے کہ اگر پاکستان نے کشمیر کے حصول میں کوشش کی تو بھارت نہ صرف کشمیر بلکہ پاکستان پر بھی حملہ کر دیگا۔ لیکن پنڈت نہرو کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسلمان تکالیف و مصائب سے نہیں گھبراتے بلکہ مخدوش حالات ہی انکے اندر ہمت و جرأت پیدا کرتے ہیں خواہ تمام باطل طاقتیں کیوں نہ متحد ہو جائیں پاکستان کسی صورت میں بھی کشمیر سے دستبردار نہیں ہو سکتا۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مغربی طاقتوں نے ایران کو پاکستان کی حمایت سے محروم کرنے کیلئے یہ ڈھونگ رچایا ہو اور پاکستان کی توجہ کو مسلمانوں کے متحدہ محاذ بنانے کی طرف سے ہٹانے کی غرض سے یہ سب ریشہ دوانیاں کی جا رہی ہوں کیونکہ مغربی طاقتوں کو یہ احساس بُری طرح ستا رہا ہے کہ متحدہ بلاک اُنکا ایک زبردست حریف ثابت ہوگا۔ بہرحال کوئی بھی غرض ہو پاکستان کو اپنی پوزیشن اس قدر مضبوط بنا لینی چاہیئے کہ کوئی کمینہ اسکی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھ سکے۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ اہلِ پاکستان زیادہ سے زیادہ قربانی کریں اور اپنا مال و جان سب کچھ ملک کی حفاظت کیلئے قربان کر دینگے اور آپس کے تمام اختلافات کو مٹا کر ایک مُٹھی کی طرح متحد ہو جائیں تاکہ دشمن کسی اندرونی سوراخ سے حملہ نہ کر سکے۔ اور حکومت کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کریں تاکہ حکومت اپنے تمام پروگرام بخیر و خوبی سرانجام دے سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خداداد قویٰ سے کام لو بہت سے لوگ ہیں جو بادشاہانہ اور عیاشانہ حالاتِ زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دُنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اِس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور اُن کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ اِن کی آرزوؤں کی انتہاء نہیں ہوتی کہ پیغامِ موت آجاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالےٰ نے قویٰ دیئے تھے۔ انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پا لیتے۔ اللہ تعالےٰ نے تو کسی سے بُخل نہیں کیا لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالےٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اِس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمۂ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالےٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کرے، وہ اِن فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

بر کریماں کارہا دُشوار نیست

اللہ تعالےٰ نے جو اپنے محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے تو کیا ولی بننا خدا تعالےٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ اُس کے نزدیک بہت سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اِس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو کوئی دُکھ اور تکلیف اور مصیبت اُس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالےٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور اِن باتوں سے الگ ہو جاتا ہے جو خدا تعالےٰ کی ناراضامندی کا موجب ہوتی ہیں اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے تو خدا تعالےٰ بھی اُس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اُس کے قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالےٰ سے دُوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ جیسے کہ فرمایا۔ "فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ" +

ضرورت ہے! :- مجھے "در ِ خسروی" اور "اوڑھنی والیوں کے لئے پھول" ہر دو کتب کی سخت ضرورت ہے۔ اگر کسی بہن کو معلوم ہو کہ کتابیں کہاں سے مل سکتی ہیں تو بذریعہ مصباح اطلاع کریں مشکور ہونگی۔ گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں یہ کتابیں دستیاب نہ ہو سکی تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادب میں ہمارا مسلک

محمد احمد صاحب حامی لائلپور

اس وقت ہمارے ماحول میں جس قسم کا ادب پرورش پا رہا ہے اُس کے کسی ایک مدرسۂ فکر سے اتفاق کرتے ہوئے ہمیں باقی سب نظریوں کا انکار ہی نہیں، مخالفت کرنا پڑتی ہے لیکن اِس معاملہ میں ہم غیر جانبدار بھی نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ امر مسلّمہ ہے کہ انسانی ذہن کی نشوونما اور ارتقاء کے لئے مختلف مفکّرین کے خیالات سے واقف ہونا اور تازہ ترین رجحانات سے باخبر رہنا لابدی ہے اس لئے ہم جو اپنے سامنے ساری دُنیا کا نظام بدلنے کا پروگرام لئے ہوئے ہیں کسی صورت میں اِن بدلتے ہوئے نظریوں اور گرداں ذہنی رَو سے غافل نہیں رہ سکتے۔ اگر ہمیں دُنیا کے ہر طبقہ کو اسلامی نظامِ حیات پر عمل کی دعوت دینا ہے تو پہلے اپنے مخاطب کے دلائل کو سُننا اور سمجھنا ہوگا تاکہ ہم اُس پر واضح کر سکیں کہ اجتماعی زندگی کے دوسرے لوازمات کی طرح "ادب" میں بھی ان کی کوشش یقیناً وہ انقلاب نہیں لا سکتی جو انسانی تقاضے پُورے کرے اور ساتھ ہی دائمی ہو۔

اصولاً ——— ہم اِس بُنیاد سے آگے بڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نظامِ کائنات اور ارتقائے حیات کو اس لئے وجود دیا کہ اس کی ہستی محدود حلقہ سے باہر بھی متعارف ہو اور انسان کو زندگی کی ارفع منزل پر اسلئے پہنچایا کہ خداوندِ خالق کی باریک ترین صفات کو پہچانا جائے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اُن انسانوں کو جو اُس کے قریب تر ہونا چاہیں ایک معیّن راہِ عمل بھی دکھائی تاکہ جیسے جیسے کوئی کوشش کرے اُتنا ہی وہ خالق کے اسرار سے واقف ہو۔ ہماری سب عبادتیں، دُنیا میں رہنے سہنے کے طریقے، افرادِ انسانی سے تعلقات سبھی اُس کی مقرر کردہ حدود میں رہنے چاہئیں۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کا کوئی پہلو ہو ہم اُس میں قدم مارنے کے لئے اُسی سے رہنمائی چاہیں گے۔

جب ہم اپنے اردگرد نظر ڈالتے ہیں تو ادب کے میدان کے فنکار دو واضح گروہوں میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں یعنی "ادب برائے ادب" کے مؤیّد اور "ادب برائے حیات" کے داعی ——— اوّل الذکر نظریّہ کے معاونین کی تعداد آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے تاہم آج بھی چند ایسے صحافی اور ادیب موجود ہیں جو اِس تھیوری کے تحفظ کی خاطر پُوری ہمّت سے صف آرا ہیں۔ مختصراً اِس مدرسۂ فکر کے حامی ادب کو زبان کی مٹھاس، محاورہ اور روزمرہ کی بندش، نئی تشبیہات اور چٹکلوں میں محدود کرنا چاہتے ہیں۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں اِن ادیبوں نے اُردو زبان کی خوب خدمت کی ہے اور اسے شعر و نثر میں اِس طرح مانجھا ہے کہ آج ہم اردو کو ایک مکمّل زبان کی شکل میں فخریہ پیش کر سکتے ہیں۔ چونکہ انہیں ادب کی خدمت کرنے کا موقع اُس وقت مِلا ہے جب مُلک میں امن کا دَور تھا، نتیجۃً انہوں نے معاشرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلاح اور قومی کیریکٹر کی تعمیر کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا۔ ان کو عموماً نوابوں یا اس طبقہ کے دوسرے افراد نے اپنی پناہ میں لیکر فکرِ معاش سے آزاد کر رکھا تھا۔ سو ان کا دماغ نت نئے لطیفوں زبان کی نئی تراکیب اور فقرے چست کرنے میں تیز گام رہا۔ زبان کی وسعتوں میں بہت دور تک اُڑے، مختلف علوم کے چشموں میں غوطے لگا کر قیمتی موتی لاتے اور ان سے جوان ہوتی ہوئی اُردو کا سنگار کرتے رہے۔ اور یہ انہی کی آزاد پروازوں کا صدقہ ہے کہ ہم آج اُردو میں قدیم زبانوں اور نئے علوم کا ایک اجتماع دیکھ سکتے ہیں۔ اس روشنی کے زمانہ میں بھی جو ادیب اس نظریہ کی حمایت کی ضرورت سمجھتے ہیں اس کی وجہ مختلف الخیال ہمعصروں سے چشمک یا پھر نوابوں کی صحبت کی مجبوری ہے یا پھر آجکل لکھنؤ، دہلی، حیدرآباد اور میرٹھ کے بعض باشندے محض زبان کے چسکہ کی خاطر ان ادبی موشگافیوں کی الجھن میں پھنسے ہوئے ہیں۔

دوسری طرف ——— ادب کے میدان میں قدم رکھنے والے ہر نئے فنکار کا رجحان عموماً "ادب برائے حیات" کی پشت پناہی کی طرف ہوتا ہے۔ اس کی وجوہات خلاصتہً یہ ہیں:۔

اوّلاً عالمی واقعات پر نظر۔ ثانیاً غیر ممالک کے انقلابی لٹریچر کا مطالعہ۔ ثالثاً فنکاروں کے طبقہ میں غیر تسلی بخش معاشی صورتِ حال۔ رابعاً چونکہ یہ ایک نئی روش تھی اس لئے اس کے پیروؤں کی حمایت سے نئے ادیب زبان و شعر کی کٹھن الجھنوں سے بہت جلد گذر کر شہرت حاصل کر لیتے ہیں اسلئے قدرتاً وہ آسان راستہ کی طرف لپکتے ہیں ——— مختصر الفاظ میں انکا نظریہ یہ ہے کہ :۔ "وہ وقت گذر چکا ہے جب ادیب اپنی تمام تر کوششیں زبان کی اصلاح میں صرف کریں۔ زندگی کے تلخ حقائق مقتضی ہیں کہ ہم ان کا جائزہ لیں"!

وہ طبقہ جو ادیبوں، مزدوروں، کسانوں اور دوسرے ایسے پیشہ وروں پر مشتمل ہے اسے اُٹھ کھڑا ہونا چاہیئے انکی دعوت ہے کہ اپنی صلاحیتوں کو جانچو اور آج تک تم زمینداروں، کارخانہ داروں ایسے سرمایہ داروں کی تجوریاں اپنی قوتِ بازو اور دماغی کاوشوں سے بھرتے رہے ہو اب وہ لمحہ آگیا ہے کہ اپنی یہ قابلیتیں اپنی مالی، معاشرتی اور مُلکی بہبودی میں صرف کرو ہر فردِ بشر کو حق ہے کہ آزاد رہے، کسی انسان کے زیر اثر نہ ہو اور اپنے گاڑھے پسینے اور دماغی نچوڑ کی کمائی سے خود متمتع ہو ———

اس نظریہ کے پیش کرنے والوں اور حامیوں نے "ادب" کو اپنے ان خیالات کے پھیلانے کا ذریعہ چُنا۔ چونکہ ادب سے ہر انسان خواہ کتنا ہی اُلجھا ہوا کیوں نہ ہو کسی نہ کسی وقت متأثر ہوگا۔ لہذا جو بھی ادب پارہ اس لئے تخلیق کیا جائے گا وہ رائگاں نہیں جائیگا اور کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی فرد یا گروہ کو اُکسا کر زندگی کے ان مسائل کی طرف متوجہ کریگا۔ اس خیال کے ادیب اپنے مسلک کو "ادب برائے زندگی" کہتے اور سمجھتے ہیں۔ یہ دعوت دیتے ہیں ہر اس انسان کو اپنے جذبات کو صفحۂ قرطاس پر منعکس کرنیکی جو اپنے ماحول میں گھٹن محسوس کرے۔ انہیں زبان کی بندشوں، محاورہ کی اصطلاحوں اور رواجی پابندیوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ "جو دیکھتے ہیں وہ لکھتے ہیں" ——— ادب کی خوبصورتی یہی ہے جیسا مشاہدہ ہو ویسا ہی پورا تاثر مرتب ہو جائے۔ ایسے ادیب کو انتہائی دیانتدار ہونا پڑے گا۔ پھر سماج اور ماحول کے گندے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مواد کو خارج کرنے کے لئے ایک ہمدرد معالج کی طرح نشتر لگاتے وقت بہت ہوشیار ہونا پڑیگا۔ پہلے مدرسۂ فکر کے حامیوں کی طرح محض چٹخارہ لینے کے لئے اُوٹ پٹانگ قصے وضع نہیں کئے جائینگے بلکہ موجودہ اور آنے والی نسل کی نفسیاتی حالتوں کے مطالعہ کے بعد اُنہیں اِس رنگ میں دعوت دیتا ہے کہ وہ اس ادب کو اپنے دل کی آواز سمجھتے ہوئے قریب آئیں اور دل و جان سے اس کی دعوت اور تقاضوں کے لئے قربانیاں دیں۔

جب ہم اپنے ملک میں ادب کی بدلتی ہوئی تعریفوں اور ادیبوں کے لرزاں رویوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو "ادب برائے زندگی" کا نظریہ ہی ہمارے ڈھب کا نظر آتا ہے لیکن ہمیں ادب ادب میں دخل دینے سے پہلے اِس نظریہ کی اُن تمام صورتوں سے آگاہ ہو جانا چاہیئے جو یہ مختلف فنکاروں کے زیر سایہ اختیار کر چکا ہے۔ ایک نو آموز کے اس طرف متوجہ ہوتے ہی ادب کی فضا میں جو آوازیں سنائی دیتی ہیں وہ کچھ اس طرح سے مخلوط ہیں ـــــ ترقی پسند ادب ـــــ ایشیائی ادب ـــــ بین الاقوامی ادب ـــــ پاکستانی ادب ـــــ اسلامی ادب وغیرہ۔ ایک مبتدی کو اتنی فرصت تو ہے نہیں کہ ان سب کو اختیار کر کے پرکھے۔ وہ تو صرف اِن کی دعوت، عمل اور نتائج کو دیکھ کر اپنی روش متعین کریگا ـــــ ترقی پسند ادیب اپنے مسلک کی یوں تعریف کرتے ہیں:

"ہر وہ ادیب جو کمزور طبقہ کے حقوق کی حمایت
کرتا اور قلم اُٹھاتا ہے اور ظالم عنصر یا افراد سے
بغاوت کی تعلیم دیتا ہے ترقی پسند ادیب ہے۔"

لیکن اگر ہم ان کے قریب جائیں یا ان میں شامل ہو کر انکے ادب اور ملحقہ دلچسپیوں کا مشاہدہ کریں تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ یہ "ادب برائے حیات" کا نقاب اوڑھ کر کسی مخصوص غرض کے لئے کوشاں ہیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہے تو یہ "ادب برائے حیات" ہی لیکن عوام کو مغالطہ دینے کیلئے اپنے حقیقی مقصد کو شروع میں ظاہر نہیں کرتے اور اپنی محدود ذہنیت کو یہ مقبول نام دیکر نو خیز قلموں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ آج یہ امر مسلّمہ ہے کہ یہ "ترقی پسندی" کے داعی اشتراکی نظام کے ایجنٹ ہیں۔ ان کا کام ہے مزدوروں، کسانوں اور طلبہ کو نت نئے اور زیادہ تر غیر معقول مطالبوں پر اُکسانا اور متعلقہ افراد یا حکومت سے بذریعہ تشدد اپنے کہے کو منوانے کی تعلیم دینا۔ ان کا ادب اسلئے تخلیق کیا جاتا ہے کہ اپنی سیاسی سرگرمیوں کو مقبول بنانے کیلئے پہلے فنکار خود عوام کے خیر خواہ بن کر مقبول ہوں۔ پھر طالبعلم، مزدوروں اور کاشتکاروں کے معاشی حالات اس قسم کے ہیں کہ وہ اپنا ذرا سا فائدہ دیکھتے ہوئے تشدد کی آسان راہ" (Short cut) سے اُسے حاصل کرنے پر فوراً آمادہ ہو جاتے ہیں خواہ ملک اور حکومت پر معاشی اور سیاسی ابتلاء کا وقت ہی کیوں نہ ہو۔ ایسے ادیب بظاہر تو ملک کے سچے خادم بنتے ہیں لیکن غور سے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ادیب خواہ کسی ملک میں ہوں مادر وطن کو "سُرخ میں سفید" کا غلام دیکھنا ہی پسند کرتے ہیں اور سُرخ جھنڈے کے سایہ کو اپنی تسکین جانتے ہیں۔

باقی رہے "بین الاقوامی ادب" اور "ایشیائی ادب" تو یہ اسی تصور کا دوسرا رُخ ہے۔ نظریہ وہی، مقاصد وہی، طریق کار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی لیکن دائرۂ عمل متعین۔ مختلف ممالک کے ترقی پسند ادیب ملے تو "بین الاقوامی ادب" کے اجارہ دار بن بیٹھے۔ صرف ایشیا کے اشتمالی عناصر متحد ہوئے تو "ایشیائی ادب" کے پردہ میں منہ چھپا بیٹھے۔ راگ وہی نکلیگا خواہ راگنی کو کسی پردہ میں ملبوس کر دیا جائے۔ اِسی طرح جب پاکستان کے ترقی پسند عناصر میں سے کوئی ذاتی رنجش کی وجہ سے علیحدہ ہؤا تو اُس نے الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنالی اور نام رکھ دیا "پاکستانی ادب" مگر قبلہ اِس مسجد کا بھی شمال کی ہی طرف ہے۔ آپس میں کسی بات پر اختلاف ہو گیا تو کیا؟ آقاؤں سے تو کوئی لڑائی نہیں ہے پھر اُن کی خدمت و اطاعت میں کمی کیوں آئے؟ ایسے ہی اگر کل کلاں کو ہندوستان میں دو ترقی پسند ادیب آپس میں لڑ کر ایک "ہندوستانی ادب" کا ڈھونگ رچالے اور دوسرا "کشمیری ادب" کے حجرے میں جا بیٹھے تو کوئی عجب نہیں۔

ماحول کی ادبی تحریکوں کے جائزے میں "اسلامی ادب" کا تذکرہ بھی بیجا نہیں۔ اِس کی پیدائش اگرچہ جمعہ جمعہ آٹھ دن کی ہی ہے مگر مخصوص طریق نگارش کے انتخاب کی وجہ سے یہ بھی اپنی اہمیت کا مدعی ہے۔ اِس کا پس منظر سیدھے سادے لفظوں میں یوں سمجھ لیجیے کہ اگر کمیونسٹ دوسرے ممالک میں اُن ہی کے باشندوں کے ہاتھوں ترقی پسند ادب تخلیق کروا سکتے ہیں تو "جماعت اسلامی" اِس حربہ سے کیوں مستفید نہ ہوں؟ اگر جماعتِ اسلامی کے کرتا دھرتا لٹریچر اور بوگس پراپیگنڈہ کے ہٹلری اسلحہ استعمال کر سکتے ہیں، ہڑتال ایسے ذلیل اقدامات کی تحریک و تائید کرتے ہیں، قرآنی آیات کی من مانی تفسیریں کرتے ہیں اور غیر اسلامی بدنام کُن عقائد کو "اسلامی تعلیمات" کے نام سے نشر کر سکتے ہیں تو ترقی پسندی کی بنیاد پر استوار کردہ ادب کی طاقت سے کیوں محروم رہتے؟ اگر وہ اسلامی جمعیت طلبہ کے ذریعہ جماعت اسلامی کیلئے کالجوں کی زرخیز زمین میں پود لگانے کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں تو چند ہفت روزے اور ماہنامے کیوں نہ نکالے جائیں۔ لیکن سوال پیش نظر یہ تھا کہ "خشک وعظ" کو سُنیگا کون؟ کون تفسیروں اور روایتوں کی تحقیق سے پُر مقالوں کو خریدیگا؟ اسے کامیاب اشتمالی اور فسطائی طریق کار کو اپنائیے اور نام میں اسلامی کا لیبل لگا دیجئے۔ سادہ لوح مسلمان جنت کی تمنا اور دوزخ کے وعید کے ڈر سے فوراً خرید لیں گے۔ اب اگر نام نہاد "اسلامی ادب" کے فن پاروں کو ملاحظہ فرمایئے تو اسلامی متانت عنقا، بازاری طرز نگارش نمایاں ——— حکمرانوں اور سرمایہ داروں پر گھٹیا تمسخر اور ذلیل پھبتیاں اہم خصوصیات ہیں۔ پچھلے دنوں راقم کو اِس "ادبی تحریک" کے ایک سرخیل کو دیکھنے کا موقع ملا۔ ایڈیٹر کے ریویو کے بعد افسانہ دیکھا۔ تین کردار ——— ایک "اسلام زدہ مرد مسلمان"، ایک مغرب پرست نوجوان اور اُس کی دوست ایک دوشیزہ۔ خوب! ——— گرم مباحثہ کے بعد مرد مسلمان کو فتح دیجاتی ہے اور آخری فقرہ ہے ——— "اور بادلوں کی اوٹ سے چاند مسکرا اُٹھا" ——— اور مَیں نے دیکھا اگر یہ فقرہ یوں ہوتا ——— "اور سُرخ سویرے کی مسکراہٹ سے بوسیدہ تارے لرزاں تھے" تو یہ اچھا خاصہ ترقی پسند ادب پارہ کہلاتا۔ اور یہ سُرخ سویرا اشتراکی آفتاب کی آمد پر دال ہوتا ——— وقس علیٰ ہذا۔

———

اِن حالات پر نظر ڈالنے کے بعد اور انہیں وضاحت سے سمجھ کر ہمیں اپنے مقام کو معین کرنا ہے۔ مَیں نے ابتدء میں ہی گذارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی تھی کہ ہم، ہمارا ادب، ہماری شاعری، ہماری نثر سبھی پابند ہوں گے اسلامی صداقت کے، اسلام کی پسندیدہ طرزِ نگارش کے ---- ہم اِن ملحدانہ نظریوں پر اسلام کا لیبل لگا کر اپنے حقیقی مقصد کو نہیں پا سکتے ---- اِن گزارشات کی ضرورت ہی ہمیں نے اسلئے محسوس کی تھی کہ ہمارے ادیب ایک واضح مثال نہ پاتے ہوئے یا مناسب راہنمائی کی غیر موجودگی میں بے راہروی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیا ہی اسلئے گیا ہے کہ ہماری کوئی تحریر کسی غیر اسلامی تحریر کے تتبع میں نہ نکل جائے۔

ہمارا مقصد تو ظاہر ہی ہے کہ ہم دُنیا میں موجودہ نظام کی جگہ اُس نظام کو روشناس کرانا چاہتے ہیں جو ہمارے نزدیک کامیاب ترین، تجربہ شدہ اور خدا تعالیٰ سے راہنمائی کردہ ہے۔ اسلئے ہمارا ادب تو بلاشبہ "ادب برائے حیات" ہی ہے مگر ہم پابند ہیں اسلامی تعلیم کے جو ہماری زندگی کے ہر شعبہ کے لئے مفصل ہدایات کی حامل ہے۔ سو ہمیں ادب کی مختلف اصناف کو سامنے رکھ کر اسلامی تعلیم و اخلاق کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد اختیار کرنا ہوگا۔ موجودہ ادب کا تجزیہ کرنے پر ہمیں نظم و نثر کی مندرجہ ذیل صورتیں ملتی ہیں ----

پابندِ قافیہ شعر اور مجموعے ---- (غزلیں، نظمیں، قطعے، رباعیات وغیرہ) آزاد نظمیں ---- افسانے، خاکے، ڈرامے ---- تنقیدی اور تحقیقاتی مقالے ---- اور ---- سیاسی، اقتصادی اور معاشرتی جائزے ---- یہ سب اجزاء فی ذاتہٖ علیحدہ بحث کے مقتضی ہیں لہٰذا چند الفاظ میں ان کی تشریح اور ان کے متعلق ہمارا رویہ یوں ہوگا۔

پابندِ قافیہ اشعار قدیم ترین صنعت ہیں اور ادب کی شاہراہ پر مختلف اوقات میں سنگِ میل کا کام دیتے رہے ہیں۔ پرانے مذہبی اور سوشل راہنماؤں نے انہی کے ذریعہ اپنی تعلیم کو بیان کیا اور پھر مختلف زبانوں میں جو اصلاح ہوئی وہ اشعار کی وساطت سے محفوظ کردی گئی۔ لیکن شعراء کا ایک طبقہ ایسا پیدا ہوا جس نے مبالغہ اور جذباتی طرزِ بیان کو اس طرح اختیار کیا کہ حقائق سے کوسوں دُور نکل گئے اور اپنی قوموں کو اشتعال دلانے کے لئے مَن گھڑت اُوٹ پٹانگ قصے وضع کرتے رہے یہاں تک کہ قرآن مجید کو ان کی اس دروغ بافی اور مبالغہ آمیزی کی وجہ سے انہیں ٹوکنا پڑا۔ یہ شعراء اگر کسی کی تعریف کرتے تو زمین آسمان کے قلابے ملا دیتے اور اگر کسی کی ہجو پر آتے تو پھر دُنیا میں ان سے بُرا کوئی نہ ہوتا ---- لیکن ساتھ ہی اسلام نے حقائق، تاریخی واقعات، رزمیہ ترانے اور قومی اخلاق کو سنوارنے والی نصائح کو نظم میں لانا پسند کیا ہے۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ وہ طبقہ جو جذباتی بیان پر جلدی کان دھرتا ہے وہ شاید اس طرح ہی صداقت کی طرف آجائے۔ احمدیت کی تاریخ میں بھی شعراء کا مسلک آج تک یہی رہا ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم سچائی کی حدود کی رعایت رکھتے ہوئے اس میدان میں آگے نہ بڑھیں۔

آزاد نظم نے اُن لوگوں کی مشکل کو حل کردیا ہے جنہوں نے طبیعت تو شاعرانہ پائی ہے مگر اوزان، قافیہ اور ردیف کی بندش سے گھبراتے ہیں۔ جیسے جیسے الفاظ مرتب ہوتے جائیں الاپ دیتے ہیں۔ بظاہر اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی تاہم اس کی مشق سے قبل زبان پر قابو اور وسیع مطالعہ کا ہونا ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو سکتا ہے ہم میں سے کوئی ایسا فنکار نکل آئے جو اس صنف کو اپناتے ہوئے اس پر مہارت حاصل کر لے اور اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے لئے ایک نئے باب کا اضافہ ہو جائے۔ راقم الحروف کے علم کے مطابق ہم میں سے بہت کم اس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔

تنقیدی اور تحقیقاتی مضامین کی طرف ہمیں سب سے زیادہ توجہ دینا چاہیئے۔ انہیں دلچسپ اور مؤثر بنانے کے لئے گہری نظر اور زبان کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ تنقید میں ہمیں بہر حال وہی اصول سامنے رکھنا ہے کہ زیر تنقید مواد ہمارے معیار پر پورا اترتا ہے یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں دھلی دھلائی زبان استعمال کی جائے، صاف ستھری بندشیں ہوں مگر اپنی رائے دیتے وقت ہم معیار بنا لیں۔ ملحدانہ ادب کے رجحانات کو تو اس طرح ہمیں اپنی روش اور خیالات کو ظاہر کرنے کا کوئی موقع نہیں ملیگا لیکن ہمارا اصلی مقصود ہی یہی ہے کہ ہم دوسروں کی بے راہروی کو سلجھے اسلوب سے واضح کر سکیں اور ان کی آئندہ تخلیقات کے لئے صحیح راہ تجویز کر دیں۔ باقی رہے تحقیقاتی مقالے تو خواہ وہ سائنس سے متعلق ہوں یا آرٹ سے ہمارا بنیادی اصول نیک نیتی سے حقیقت کا مشاہدہ اور صاف گوئی ہونا چاہیئے۔ ادب میں انکو جگہ دلانے کیلئے زبان کی صحت، محاورات اور تراکیب کی بندشوں کا بہر حال لحاظ رکھنا پڑیگا۔ یہی اصل سیاسی اور اقتصادی صحف کی تحریر کے وقت ہماری رہنمائی کریگا لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم میں سے جو ان علوم میں دخل رکھتے ہیں وہ آگے آئیں اور ہمارے لٹریچر کو اپنی قیمتی تحقیقات سے مزین کریں تا کہ غیر ہمارے ادب کے ذریعہ ہی ہماری مذہبی اور اصلاحی تحریکات کے مطالعہ پر آمادہ ہو سکیں۔ راقم التحریر کو اس بات کا اعتراف ہے کہ ایسے طبعزاد مضامین کے نکاس کے لئے ہمارے ذرائع محدود ہیں پھر بھی ہماری جماعت کے اخبارات اور رسائل میں ان کے لئے کافی گنجائش موجود ہے۔ ضرورت فقط اس بات کی ہے کہ ہم کچھ پیدا تو کریں اور پھر اسے سنوار کر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اگر ہمارے وسائل ان کے متحمل نہ ہو سکے تو بہر حال مخصوص رجحانات کے لئے ہم نئے رسائل کی ضرورت تو پیدا کر دیں گے اور اس کے بعد ان کا اجرا کچھ ایسا مشکل نہیں ہے۔

آخر میں مجھے افسانوی ادب کا ذرا تفصیل سے جائزہ لینا ہے کیونکہ ہمارے ماحول میں اسکی اہمیت اتنی بڑھ چکی ہے کہ ایک طبقہ اس سے بغاوت پر آمادہ نظر آتا ہے۔ افسانے، خاکے اور ڈرامے اصل میں ایک ہی صنفِ نگارش کی مختلف صورتیں ہیں۔ افسانہ نگار کسی بات پر زور دینے کے لئے اپنے ذہن میں ایک خاکہ بناتا ہے اور پھر اس کے لئے کرداروں کا انتخاب کرتا ہے، ان کے منہ سے اپنے مطلب کی باتیں اس طرح نکلواتا ہے کہ افسانہ کا ہیرو دلائل کے گٹھے سے لدا پھندا ہوتا ہے اور مقابل دلائل کے میدان میں تہی دامن ——— پھر افسانہ کو عروج پر پہنچا کر سب سے وزنی دلیل لڑھکا دی جاتی ہے اور اس طرح ناظرین کے جذبات سے کھیل کر افسانہ نگار ایک وقتی اثر چھوڑ جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر دوسرا افسانہ بھی وہی پیغام لئے ہوئے ہو اور ایسے ہی تیسرا تو ایسے ادب کا پڑھنے والا یقیناً اثر لئے بغیر نہیں رہتا۔ اگر افسانہ نگار اپنی کہانی کے لئے کرداروں کے ساتھ وقت اور مقام بھی معین کر لیتا ہے اور انہیں جیتے جاگتے افراد بنا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاغذ پر لٹا دیتا ہے تو ایک ڈرامے کی تشکیل ہو جاتی ہے ----
سوال یہ ہے کہ اپنا پیغام دینے کے لئے ادیب افسانوی طرزِ بیان کا سہارا کیوں ڈھونڈتا ہے؟

سومرسٹ ماہم کے مطابق افسانہ نگاروں میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جسے خود علم نہیں ہوتا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اپنی اس ذہنی الجھن کو چھپانے کے لئے وہ رومانی تشبیہات اور جذباتی استعاروں میں روپوش ہو جاتا ہے۔ ایسے ادیب عموماً عشقیہ کہانیاں لکھتے ہیں۔ پلاٹ قریباً سو فیصدی ایک سا، وہی گنے چنے کردار ---- ایک لڑکا ---- ایک لڑکی ---- دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہی محبت کرنے لگتے ہیں۔ اگر ہاتھ چھو گیا تو بجلی کی رَو نے ڈس لیا ---- پھر چند ملاقاتوں کے بعد سوسائٹی کی مداخلت اور آخر میں عموماً المیہ یا کبھی کبھا انجام بخیر ----

ایسے افسانے زندگی کے مسائل سے دامنِ فرار ہیں۔ افسانہ نگار اپنی ذہنی اُلجھن اور معاشرتی دباؤ کے نیچے بُوجھ بجھکڑ کی طرح اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار کر خوش ہو لیتا ہے۔ پھر ایسے رسالوں کی کمی نہیں جو ان "تخلیقات" کو ایسے ہی "محرومیت زدہ" انسانوں تک پہنچا رہے ہیں۔

دوسرا گروہ اُن افسانہ نگاروں کا ہے جو کسی خاص مقصد کے لئے کردار وضع کرتے ہیں۔ یہ ادیب عموماً بہت محتاط ہوتے ہیں اور اِن کے کردار عوام میں سے ہی چلتے پھرتے سائے ہوتے ہیں۔ اس لئے اِن کا اثر دیرپا ہوتا ہے کبھی یہ اقتصادی طور پر بدحال طبقہ کو اُبھارتے ہیں اور کبھی جذباتی انسانوں کو تاریخی بھول بھلیوں میں لے جا کر چھوڑ آتے ہیں۔ اور ان کے طرزِ فکر کو ماضی میں یوں اُلجھا دیتے ہیں کہ وہ اپنے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر پاتے۔

ایک تیسرا گروہ مزاح نویس افسانہ نگاروں کا ہے۔ اِن کا وجود ایک حد تک گوارا ہے۔ کیونکہ یہ عموماً عوامی لیکن صحیح زبان استعمال کرتے ہیں اور اِن کا مطمحِ نظر محض ہنسنا ہنسانا ہوتا ہے۔ اِس صنفِ ادب کی افادیت اِس رنگ میں ظاہر ہے کہ کارگہِ حیات میں اُلجھ کر تھکے ہوئے انسانوں کو چند لمحوں کے لئے یہ ادیب اِس دُنیا سے ماورٰی لے جاتے ہیں اور ان کو ذہنی طور پر پھر سے تازہ دم کر کے زندگی کی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے قابل بناتے ہیں ---- ہم اِس قسم کے ادب کی موجودگی تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن اپنے انتہائی قیمتی وقت اور صلاحیتیں اِس ادب کی پرورش کے لئے خرچ نہیں کر سکتے۔ ہمارا مقصود اور ہے اور اگر ہم محض چٹکلوں میں اُلجھ کر رہ گئے تو منزل اور بھی دُور ہو جائیگی۔

افسانوی ادب کے متعلق اپنا رویّہ معین کرنے کے لئے اب ہم ذہنی طور پر تیار ہو چکے ہیں۔ یہ بات تو ظاہر ہی ہے کہ ہم اپنے ارفع پیغام کو افسانوں کے جھنجھٹ میں اُلجھا کر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ جب ہمارے زادِ راہ میں انتہائی مؤثر اور بیش قیمت حقیقتیں موجود ہیں تو ہم افسانوں اور جھوٹ کا سہارا کیوں ڈھونڈیں۔ ویسے بھی اِن حقائق کی تاریخی اہمیت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم نئے سے نئے طریق پر انہیں دہراتے رہیں۔ اسلام کی تاریخ میں ہر وہ واقعہ مل سکے گا جس کے نتائج ہمیشہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے کے لئے ایک اصلاح پسند افسانہ نویس خود سے پلاٹ بناتا ہے۔ اور پھر ہمیں عشقیہ اور رومانی قصص تو لکھنے ہی نہیں ہم تو تربیتی اور اصلاحی پروگرام کو ادب کے ذریعہ بروئے کار لانا چاہتے ہیں۔ ہمارے ذخیرۂ تاریخ میں سبق آموز کارنامے، دعوتِ اسلام کے لیے دی گئی قربانیاں —— رحمت للعٰلمینؐ (فداہ نفسی) اور آپؐ کے صحابہؓ کے زریں تذکرے بجنسہٖ محفوظ ہیں تو کیوں نہ ہم انہیں اپنے ادب کی زینت بنائیں اور آئندہ کشمکشِ حیات میں ان سے مستفید ہوں۔ ایسا قیمتی مواد جس ادیب کا سرمایہ ہو وہ بدبخت ہے اگر افسانوی دنیا کی تاریکی میں بھٹک کر اپنا سر ٹپک رہا ہو۔

ہمارے لٹریچر میں ایسا ادب بارہا نظر پڑتا ہے اور احمدیت کے بعض فرزندوں نے دعوتِ اسلام کے اس پہلو کو کما حقہٗ سمجھ کر غیروں کے لئے بھی ایک مثال قائم کی ہے اور ان کے شہ پارے ہر طبقہ میں مقبول ہیں۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے "مصباح" کے قبل از ہجرت دور میں اور بعد میں بھی اس طرزِ فکر کے ادب پارے پیش کئے گئے ہیں۔ کسی پچھلے شمارہ میں ایک خاکہ چھپا تھا۔ جو ہمارے معیار کی تمام پابندیوں پر پورا اترتا تھا مگر افسوس اس وقت اصل سامنے نہ ہونے کی وجہ سے تشنہ حوالہ ہے۔

الغرض —— احمدی ادیب صداقت کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر اپنی راہ معیّن کرے گا۔ اُسے جھوٹ اور افسانہ طرازی کے زاد کی ضرورت نہ ہو گی۔ وہ مختلف علوم کا نچوڑ اپنے ادب میں لائے گا اور اپنی تاریخ کے سنہری کارناموں سے اس زمانہ کی تاریک راہوں کو روشن کرے گا۔ تا کہ ہمارا ادب بھی محض نام کا "اسلامی" نہ ہو۔ کیونکہ حقیقت میں ہم ہی اسلام کی طرف بلانیوالے اور موجودہ ملحدانہ نظریوں کے بہاؤ کے خلاف چلنے کے داعی ہیں ٭

اعلانِ نکاح!

میری بیٹی عزیزہ مبارکہ بیگم بقاپوری کے نکاح کا اعلان بعوض تین ہزار روپے مہر ہمراہ عزیزی محمد اشرف خاں رینج آفیسر ولد محمد شفیع خاں صاحب حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے اپنی کوٹھی ۱۰۲ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور میں بتاریخ ۱۰/۶ کو فرمایا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احبابِ جماعت اور درویشانِ قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو جانبین اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرماوے اور اس جوڑی کو مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

والسلام

خاکسارہ اہلیہ مولوی بقاپوری صاحب۔ ۱۰۲ ڈی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماخوذ از چالیس جواہر پارے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ - وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَحَجُّ الْبَیْتِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (بخاری)

ترجمہ:- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں - کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (۱) اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابلِ پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں (۲) نماز کو قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) حج بجالانا اور (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

تشریح:- یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں اوپر والی حدیث (یعنی پہلی حدیث) میں ایمان کی تشریح بیان کی گئی تھی وہاں موجودہ حدیث میں اسلام کی تشریح بیان کی گئی ہے - اور ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ایمان عقیدہ کا نام ہے اور اسلام عمل کا نام ہے - اور دین کی تکمیل کے لئے یہ دونوں باتیں نہایت ضروری ہیں - اور یہ جو ان دونوں حدیثوں میں خدا اور رسول پر ایمان لانے کو مشترک رکھا گیا ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ پہلی حدیث میں تو ایمان باللہ اور ایمان بالرسول صرف دل کے عقیدہ اور زبان کی تصدیق کو ظاہر کرنے کیلئے شامل کیا گیا ہے مگر دوسری حدیث میں وہ عمل کی بنیاد بننے کی حیثیت میں داخل کیا گیا ہے - بہرحال موجودہ حدیث کی رُو سے اسلام کی تعریف میں سب سے اول نمبر پر یہ بات رکھی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لایا جائے تاکہ ایک مسلمان کا ہر عمل اس مقدس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سے آخری شریعت لانیوالے نبی ہیں - اس کے بعد چار عملی عبادتیں گنائی گئی ہیں جو یہ ہیں:-

۱- پہلی عبادت صلوٰۃ یعنی نماز ہے جس کے معنے عربی زبان میں دُعا اور تسبیح و تحمید کے ہیں - نماز دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں پانچ نمازوں کی صورت میں فرض کی گئی ہے اور جسمانی طہارت یعنی مسنون وضو کے بعد ادا کی جاتی ہے - ان پانچ نمازوں میں سے ایک صبح کی نماز ہے جو صبحِ صادق کے بعد اور سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے - دوسرے ظہر کی نماز ہے جو سورج کے ڈھلنے یعنی دوپہر کے بعد پڑھی جاتی ہے - تیسرے عصر کی نماز ہے جو سورج کے کافی نیچا ہو جانے کے وقت پڑھی جاتی ہے - چوتھے مغرب کی نماز ہے جو سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے اور پانچویں عشاء کی نماز ہے جو شفق کے غائب ہونے کے بعد پڑھی جاتی ہے اس طرح نہ صرف دن کے مختلف اوقات کو بلکہ رات کے ہر دو کناروں کو بھی خدا کے ذکر اور خدا کی عبادت اور خدا سے اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعاؤں کے طلب میں خرچ کیا جاتا ہے۔ نماز کی غرض وغایت خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا کرنا اور اسکی یاد کو اپنے دل میں تازہ رکھنا اور اسکے ذریعہ اپنے نفس کو فحشاء اور منکرات سے پاک رکھنا اور خدا سے اپنی حاجتیں طلب کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے مطابق کامل نماز وہ ہے جس میں نماز پڑھنے والا اس وجدان سے معمور ہو کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم یہ کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ نماز کے اوقات میں انسانی زندگی کے مختلف حصّوں کی طرف لطیف اشارہ رکھا گیا ہے اور اسی لئے دن کے آخری حصہ میں جب رات کی تاریکی قریب آرہی ہوتی ہے نمازوں کے درمیانی وقفہ کو کم کر دیا گیا ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ عالم آخرت کی تیاری عمر کی زیادتی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی چلی جانی چاہیئے۔ نماز کی عبادت حقیقۃً روحانیت کی جان ہے اور اسی لئے اسے مومن کا معراج قرار دیا گیا ہے اور نماز کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی شغف اور ذاتی سرور کا یہ عالم تھا کہ آپ فرماتے ہیں جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ یعنی "نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔"

۲۔ دوسری عملی عبادت اسلام میں زکوٰۃ ہے جسکے معنے کسی چیز کو پاک کرنے اور بڑھانے کے ہیں۔ زکوٰۃ کی بڑی غرض یہ ہے کہ ایک طرف امیروں کے مال میں سے غریبوں کا حق نکال کر اسے پاک کیا جائے اور دوسری طرف غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی امداد کا سامان کر کے قوم کے مقام کو بلند اور اسکے افراد کو اوپر اٹھایا جائے۔ زکوٰۃ کا ٹیکس چاندی سونے اور چاندی سونے کے زیورات اور چاندی سونے کے سکوں پر (جن میں کرنسی نوٹ بھی شامل ہیں) اڑھائی فیصدی سالانہ کے حساب سے مقرر ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ سونے کا علیحدہ نصاب مقرر نہیں ہے بلکہ چاندی کے نصاب کی قیمت کی بنیاد پر سونے کے نصاب کا فیصلہ کیا جائیگا۔ جو لازماً ان دو دھاتوں کی نسبتی قیمت کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا رہیگا۔ تجارتی مال پر بھی اڑھائی فیصدی سالانہ کی شرح مقرر کی گئی ہے۔ زرعی زمینوں اور باغات کی فصل پر بارانی فصل کی صورت میں دسواں حصہ اور مصنوعی آبپاشی کی صورت میں بیسواں حصہ زکوٰۃ مقرر ہے۔ بھیڑ بکریوں کی صورت میں قطع نظر تفصیلات کے ہر چالیس [۴۰] بکریوں سے لیکر ایک سو بیس [۱۲۰] بکریوں تک پر ایک بکری اور گائے بھینسوں کی صورت میں تیس [۳۰] جانوروں پر ایک بچھڑا اور اونٹوں کی صورت میں ہر پانچ [۵] اونٹوں پر ایک بکری اور پچیس [۲۵] اونٹوں پر ایک جوان اونٹنی مقرر ہے۔ اور زمین کی کانوں اور دفینوں اور مدفون خزانوں پر بیس [۲۰] فیصدی یکمشت کی شرح سے زکوٰۃ لگتی ہے۔ اور پھر زکوٰۃ کی یہ سب آمدنی فقراء اور مساکین کے علاوہ مقروضوں اور مسافروں اور غلاموں اور مؤلفۃ القلوب لوگوں اور دینی مہموں میں حصہ لینے والوں اور زکوٰۃ کا انتظام کرنیوالے عملہ پر خرچ کی جاتی ہے۔

۳۔ تیسری عملی عبادت حج ہے۔ حج کے معنے کسی مقدس مقام کی طرف سفر اختیار کرنے کے ہیں۔ اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد مکہ مکرمہ میں جاکر خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرنا اور پھر کعبہ سے نو میل عرفات کے تاریخی میدان میں وقوف کر کے دعائیں کرنا اور پھر واپسی پر مزدلفہ میں قیام کر کے عبادت بجالانا اور بالآخر مکہ سے تین میل پر منٰی کے مقام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں قربانی دینا ہے۔ حج جو ماہ ذی الحجہ کی آٹھویں، اور نویں اور دسویں تاریخوں میں ہوتا ہے صرف ایک مقدس ترین جگہ کی زیارت ہی نہیں جس کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی اور پھر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی قربانی کی مقدس روایات وابستہ ہیں بلکہ حج مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے مسلمانوں کو آپس میں ملنے اور تعارف پیدا کرنے اور ایک دوسرے سے ملّی معاملات میں مشورہ کرنے کا بے نظیر موقع بھی مہیا کرتا ہے۔ حج ساری عمر میں صرف ایک دفعہ بجا لانا فرض ہے اور اس کیلئے واجبی خرچ اور رستہ میں امن کا ہونا ضروری شرط ہے۔

۴۔ چوتھی عملی عبادت صوم، رمضان کے روزے ہیں۔ صوم کے معنے عربی زبان میں اپنے نفس کو روکنے کے ہیں۔ یہ عبادت رمضان کے مہینہ میں جو قمری حساب کے مطابق سال کے مختلف موسموں میں چکر لگاتا ہے ادا کی جاتی ہے۔ اور صبح صادق سے قبل سحری کا کھانا کھا کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ اختلاط کرنے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ گویا روزوں میں مسلمانوں کی طرف سے زبانِ حال سے اپنی ذات اور اپنی نسل کی قربانی کا نمونہ پیش کیا جاتا ہے۔

روزے نفس کو پاک کرنے اور مشقت کا عادی بنانے کے علاوہ غریبوں کی غربت کا احساس پیدا کرنے اور مومنوں میں قربانی کی روح کو ترقی دینے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ حقیقۃً روزہ ایک بہت ہی بابرکت عبادت ہے +

دفتر لجنہ اماء اللہ کی تعمیر کیلئے مزید تیس (۳۰) ہزار روپے کی ضرورت

لجنات اماء اللہ توجہ کریں!

لجنہ اماء اللہ کے دفتر کے لئے جو نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ مزید تیس (۳۰) ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس رقم کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ اگر رقم فوراً اکٹھی نہ کی گئی تو عمارت کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے تمام لجنات اماء اللہ کے لئے رقم مقرر کر دی گئی ہے۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ جلد از جلد جو رقم اُن کے ذمہ ڈالی گئی ہے اُسے پورا کریں۔ بلکہ اس سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کریں۔ وہ بہنیں جو ایسی جگہوں پر ہیں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں وہ براہ راست اپنا وعدہ اور چندہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ کے نام بھجوائیں۔ یا اگر دفتر محاسب میں بھجوائیں تو ساتھ نوٹ کر دیں کہ یہ دفتر لجنہ اماء اللہ کی رقم ہے۔

اُمید ہے کہ بہنیں جلد از جلد اس رقم کو جمع کرنیکی کوشش کرینگی تاکہ عمارت کے کام میں حرج واقع نہ ہو۔ والسلام

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لغزش

مصلح الدین احمد بر ڈ ایچ از پشاور

نامہ لکھتا ہوں جنونِ شوق کے آلام میں!
مضطرب رہتا ہوں کیونکر گردشِ ایام میں!

دہر کی رنگینیاں کیوں باعثِ بیداد ہیں
پھول کیوں میرے لئے نوحہ گرِ ناشاد ہیں

زندگی کا جام کیوں زہرِ ہلاہل ہو گیا!
انگبیں سے کس طرح نوشاب زائل ہو گیا

موت کی آغوش کیوں مجھ کو سدا بھانے لگی
قبر کی مٹی سے کیوں بُوئے وفا آنے لگی

رات کی تنہائیاں کیونکر ہوئیں مجھ کو روا
کس طرح پایا غمِ فرقت میں جلنے کا مزا

اِک فسانہ ہے یہ میری لغزشِ خود دار کا
اِک کرشمہ ہے یہ تیرے حسنِ دِل آزار کا

جانِ جاں! اُس عہدِ رنگیں کے نظارے یاد کر
وہ زمیں وہ آسماں وہ چاند تارے یاد کر

تیرا حُسن ہوشیں جب رونقِ بازار تھا
مَیں خریدارِ ازل تیرے لئے بیمار تھا

سُو بسُو چرچے تھے جب تیری نگاہِ ناز کے
کُو بکُو نغمے تھے جب تیرے لبِ اعجاز کے

رشکِ فردوسِ بریں تھا جب تیرا رنگیں شباب
نازشِ قافِ قلم تھا جب تیرے عشوؤں کا باب

تیری قامت سے عیاں ہوتی تھی جب طوبیٰ وری
تیرے آگے سرنگوں تھے جب بُتانِ آذری

حُسن کا معیار جب تیری ادائے خاص تھا
عشق کا مقصود جب تیری وفا کے پاس تھا

تیرے دیوانوں میں تھے جب اہلِ کعبہ و کنشت
تیرے وصل و ہجر میں تھے جب عیاں دوزخ بہشت

تیرے ناوک نے کیا اُس صیدِ رعنا کو شکار
جسکے آگے بازیٔ اطفال تھے غمزوں کے وار

جس کے آگے دست بستہ تھا حسینوں کا مزاج
جسکی درگاہ میں ادا ہوتا تھا عشووں کا خراج

نازِ والے جس کے در پر سرنگوں تھے رات دن
حُسن والے جسکے پیچھے ہو رہے تھے نعرہ زن

دم بخود رہتی تھیں جس کے سامنے رعنائیاں
بے اثر تھیں جس کے آگے حُسن کی انگڑائیاں

یورشیں بیکار تھیں جس پر نگاہِ ناز کی!
کوششیں ناکام تھیں جس پر بُتِ طنّاز کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل سمجھا تھا جو عشق و عاشقی کے کام کو　　بھول بیٹھا تھا جو لطفِ زندگی کے نام کو

ہو گیا وہ "کملی والا" تیری زلفوں کا اسیر!
جس کا باطن بادشاہ تھا اور ظاہر تھا فقیر!

چھین کر اسکو تو اس کی زندگی سے لے گیا　　بے سکوں کر کے اسے غوغائے محشر دے گیا
اب یہ عالم تھا کہ میں بھی ماہیٔ بے آب تھا　　تو میرا پانی تھا میں تیرے لئے بے تاب تھا
رات دن روتا تھا تیری دید پانے کیلئے　　تو مچل جاتا تھا مجھ کو آزمانے کے لئے
میں "نہ آنے" کی قسم کھا کر ستاتا تھا تجھے　　تیرا "اصرار حسیں" "اٹھ کر" مناتا تھا مجھے
یوں بہل جاتے تھے پھر اک دوسرے کے پیار سے　　جس طرح واقف نہ تھے ہم ہجر کے آزار سے
اللہ اللہ کیا سہانا خواب تھی وہ زندگی　　جسکے جانے سے گئی میری تیری خورسندگی

کچھ دنوں کے بعد پھر گردش ہوئی افلاک میں
غم نمک پاشی کو آیا سینۂ صد چاک میں

کوئی کاشانے سے میرے لے اڑا "آبِ حیات"　　لٹ گئی افسوس میرے دل کی ساری کائنات
سونا سونا ہو گیا میرے لئے صحنِ چمن　　کانٹا کانٹا ہو گئی پھولوں کی ساری انجمن
خانۂ محبوب کی روحِ رواں جاتی رہی　　شورشیں پیدا ہوئیں دل کی اماں جاتی رہی
رہ گئے نالے فقط قسمت منانے کے لئے　　لم یزل ہستی کے آگے خوں بہانے کے لئے
بندۂ الفت کو آخر لے اڑی آزادگی　　ان اڑے وقتوں میں کام آئی میری آوارگی
بلدۂ جاناں سے میں سوئے بیاباں چل دیا　　جنتِ ماویٰ سے میں ہو کر پریشاں چل دیا
"ٹیکسلا" تھا اور اب میرا دلِ رنجور تھا　　شومئ قسمت سے اب زخمِ نہاں ناسور تھا
کوچہ و برزن میں میں روتا تھا تیری یاد میں　　کس قدر لذت تھی تیرے نام سے فریاد میں
ہائے وہیہات وہ دوری ایام تھے میرے لئے　　دہر کی صبحِ مسرت شام تھی میرے لئے
گریہ و شیون کو جزوِ زندگی سمجھا تھا میں　　آتشِ فرقت کو جانِ عاشقی سمجھا تھا میں

ناگہاں افلاک نے گردش کو اپنی تھام کر
میری آہوں پر ترس کھایا مجھے پہچان کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گوہرِ نایاب" کو چھینا "خزف اندوز" سے
جگمگا دی پھر سیہ میری دُنیا "جہاں افروز" سے

بخش دیں حسنِ طلب پر قیس کو لیلائیاں
بوالہوس لوگوں سے آخر چھین لیں رعنائیاں

اب مرا مقدور خندہ زن تھا اوجِ ماہ پر
ذرّے ذرّے میں ہُما پایا تھا میں نے راہ پر

ہیچ تھی میرے لئے اُس وقت یہ قبۂ نیلگوں
تھا ثریا سے ترّی میرے لئے صیدِ زبوں

بارگاہِ حسن میں حاصل مجھے کیا بار تھا
میرے آگے سب شکوہِ خسروی بیکار تھا

خرقۂ غربت تھا خلعت سے سوا میرے لئے
کیمیا تھی تیرے در کی خاکِ پا میرے لئے

جنّتِ فردوس تھی میری فضاؤں میں عیاں
سلسبیلِ عیش تھی میرے اشاروں پر رواں

میں نے چاہا اب ترے نازوں کا دامن تھام لوں
تجھ میں کھو جاؤں ہمیشہ کے لئے وہ جام لوں

حسن کے شایانِ شاں لیکن نہ پائی زندگی
اُف مری بے چارگی اللہ رے یہ شرمندگی

سو بسو دوڑا میں اِس غم کو مٹانے کے لئے
در بدر پہنچا میں اِس منزل کو پانے کے لئے

منّتیں مانیں فقیروں کے مزاروں پر گیا
سالہا سجدے کئے دل کے اشاروں پر جھکا

فاقہ مستی کی دُعا تیرے لئے تجویز کی!
رخشِ ہمت کو بہت کوسا بہت مہمیز کی

عزّتِ اجداد کھوئی بے وفا تیرے لئے
زیب تن کی میں نے ذلت کی قبا تیرے لئے

اب نہ میں "راجہ[1]" کا بیٹا تھا نہ "جیتو[2]" کا سپوت
"برہمن" سے ہو گیا تھا اِس طرح گر کر اچھوت

ہر کس و ناکس کے آگے میں بھکاری ہو گیا
اِس طرح تڑپا کہ خود اپنے جنوں میں کھو گیا

اب ہُوا معلوم کہ یہ کوششیں بے سود تھیں
بارگاہِ حسن میں آہیں مری مردود تھیں

لے گیا بازی کوئی آ کر بساطِ ناز کی!
رہ گئی اپنے لئے حسرت بُتِ طناز کی!

کس کا در اب کھٹکھٹاؤں گا، کہاں چلّاؤں گا
خاک ہو جاؤں گا تیری یاد میں مر جاؤں گا

---

[1] راجہ صاحب۔ یہ فقیراں کی دسویں پشت ہے۔ آپ اپنے زمانہ میں بڑے صاحبِ اقتدار رئیس تھے۔ ہمارا گاؤں راجکی انہیں کا بسایا ہوا ہے۔ [2] جیتو آپ راجہ صاحب کے دادا تھے اور اپنے زمانہ کے مہاراجہ تھے۔ بھٹنڈہ لائن پہ جیتو نامی شہر انہیں کا بسایا ہوا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتظارِ موت میں دیکھا کروں گا راہ میں
جا بجا رووں گا اور بھرتا رہونگا آہ میں

آسماں سے رات دن مانگونگا مرگِ ناگہاں
کاش جل جائے مجھے تیری محبت سے اماں

جانِ جاں! شیدائے اُلفت کا مآلِ کار دیکھ
بادشاہِ حُسن! آ اسیرِ جنونِ زار دیکھ

کس قدر مجبور ہوں میں گردشِ تقدیر سے
کس قدر مجبور ہوں میں آہِ آتش گیر سے

کاش ہوتا دم کوئی دردِ نہاں کے واسطے
چارہ گر ہوتا کوئی اہلِ فغاں کے واسطے

آسماں کا دل ہجومِ بے بسی پر کانپتا
جوہرِ غربت میں حالِ زار کو پہچانتا

"شمع" رُک جاتی یہاں پروانہ کے آزار سے
"پھول" بھونروں کو چھڑا لیتے غمِ دلدار سے

"چاند" سن لیتا کبھی کبکِ دری کا ماجرا
بے اثر ہوتی نہ یوں "پی پی" پپیہے کی صدا

بے محابا قیس آتا حُسن کی سرکار میں
کوہ کن کو بار ملتا محفلِ دلدار میں

مصلحِ ناچیز ہوتا جانِ جاں کے سامنے
بے نوا کی بات بنتی مہرباں کے سامنے

رحم کے آثار لیکن اِس جہاں سے دُور ہیں
جلوۂ محبوب سے خالی یہاں کے طُور ہیں

کوئی قیمت اِس جگہ اخلاص کی ہوتی نہیں
کونسی غربت ہے جو اِس دہر میں روتی نہیں

دھجیاں اُڑتی ہیں غربت کی خس و خاشاک میں
آدمیت خاک ہو جاتی ہے مِل کر خاک میں

سسکیاں لیتے ہیں غربت کے سہارے دہر میں
لُوٹ جاتے ہیں غریبی کے ستارے دہر میں

چاندنی اندھیر بنجاتی ہے اِس افلاس میں
پھول بنجاتے ہیں کانٹے کال کے احساس میں

عاشقی محروم ہو جاتی ہے خالی ہات کی
دن کے آگے پیش کب جاتی ہے کالی رات کی

حُسن پھنس جاتا ہے دولت کے سنہرے جال میں
مفلسی مجبور ہو جاتی ہے غم کے حال میں

دربدر کی ٹھوکریں کھاتے ہیں پھر اہلِ فغاں
ڈھونڈتے ہیں موت کو لیکن نہیں ملتی یہاں

کس قدر آزار دہ اپنی حیاتِ دہر ہے
زندگی ہے یہ ہماری یا خدا کا قہر ہے

اے خدا جس نے کیا ہے رحمتوں کا ادّعا
اے خدا جس نے بنایا بخششوں کا آسرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نار کو گلزار جس نے کر دیا اِک آن میں
یوسفؑ و یعقوبؑ کو جس نے ملایا شان میں

موسیٰؑ عمران کو جس نے بچایا جبر سے
عیسیٰؑ دوران کو جس نے چھڑایا قہر سے

یونسؑ و ایوبؑ کی جس نے پکاروں کو سُنا
نوحؑ کے نوحے سے جس نے کر دیا محشر بپا

مصطفیٰؐ کو جس نے بخشا سِدرۂ عالی مقام
آل کو جس نے دیا ہے رشتۂ خیرالانام

میری فریادوں کو لطفِ ایزدی سبحان لے
میری عرضوں کے متاعِ بے بسی کو جان لے

کھٹکھٹاؤں گا کہاں تک آسماں کے باب کو
تلملاؤں گا کہاں تک اس دِلِ بیتاب کو

آنسوؤں کا سَیل یُوں کب تک بہائے جاؤں گا
درد کے نالے تجھے کب تک سُنائے جاؤں گا

رحم کر اے داورِ آفاق مجھ پر رحم کر
ہو گیا ہوں گردشِ ایّام سے زیر و زبر

کھو گئی تسکین دل کی اِس نحیف و زار سے
حسرتوں کا سامنا ہے اِس دلِ بیمار سے

جس سہارے پر میں زندہ تھا وہ مجھ سے کھو گیا
جاگتے ہی جاگتے مقسوم میرا سو گیا

لے گئی مجھ سے میری تسکین بہ بھُو کی سماج
کر گئے تاراج مجھ کو دہر کے رسم و رواج

دولت و ثروت کے پاؤں نے کچل ڈالا مجھے
مال و زر کے دیوتاؤں نے مسل ڈالا مجھے

اب میری میّت ہے میری بے بسی کے دوش پر
شکوۂ ایّام ظاہر ہے لبِ خاموش پر

خاکِ غربت میں لئے جاتا ہوں دل کی آرزو
سُو بسُو کرتا رہا جس کے لئے میں جستجو!

اعلان امتحان زیرِ انتظام لجنہ اماءُ اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام امتحان کے آئندہ نصاب کے لئے قرآن مجید کا چوتھا پارہ اور کتاب "ایک تبلیغی خط" مقرر ہوئی ہے اور امتحان ستمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا۔ مقررہ تاریخ کا دوبارہ اعلان کیا جائے گا۔ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مِل سکیگی۔ تمام لجنات اماء اللہ سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل ہونے کی تلقین کریں۔ والسّلام

صفیہ ثاقب سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرشتے

امۃ اللہ خورشید

{اس مضمون کی تفصیلات سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے کتاب "ملائکۃ اللہ"، "آئینہ کمالات اسلام"، "برکات الدعا"، "توضیح مرام" اور "ریویو آف ریلیجنز" جولائی ۱۹۲۱ء کا مطالعہ کریں۔!}

ملائکہ کا اقرار کرنے والے صرف اہلِ اسلام ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب بھی ہیں۔ جیسے زرتشتی، یہودی اور عیسائی وغیرہ جب ساری کی ساری قومیں ملائکہ کی قائل ہیں تو یہ ملائکہ کے وجود کا ایک زبردست ثبوت ہے اور تمام اقوام کا یہ عقیدہ ہر عقلمند کو دعوتِ غور و فکر دیتا ہے۔ اور اس طرف رہنمائی کرتا ہے کہ یہ کوئی بہت ہی اہم بات ہے اسلئے تمام کتب مذاہب میں اس کا ذکر پایا جاتا ہے۔ چونکہ مضمون ذرا تفصیل طلب ہے اسلئے اِس کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) فرشتے کیسی مخلوق ہیں (۲)، فرشتوں کے کیا کام ہیں (۳) فرشتوں کے وجود کا ثبوت (۴) فرشتوں کے ساتھ تعلق کس طرح پیدا کیا جائے۔ آنے والے صفحات میں اِسی تقسیم کے مطابق بحث کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

(۱) فرشتے کیسی مخلوق ہیں؟

۱۔ فرشتوں کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ عیسائیوں کے نزدیک یہ غیر مخلوق ہیں اسی لئے اقنوم ثالث بتایا ہے۔ لیکن اسلام کہتا ہے کہ فرشتوں کا غیر مخلوق ہونا غلط ہے۔ وہ مخلوق ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شَاهِدُوْنَ (صافات ع ۵) اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے پیدا کئے گئے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ مخلوق ہیں تو کیا ان کو فنا بھی لاحق ہوگی یا نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتے خالصتہً ارواح میں سے ہیں اور ارواح فنا نہیں ہوتیں۔ جیسے روح انسانی۔ جسم تو فنا ہو جاتا ہے لیکن رُوح باقی رہتی ہے۔

۲۔ فرشتے ایسی مخلوق ہیں جو ہمیں مادی آنکھوں سے اپنے اصلی جسم میں نظر نہیں آسکتے۔ ان آنکھوں سے صرف اسی وقت دیکھے جا سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے اصلی وجود کے علاوہ کسی اور وجود میں تمثل اختیار کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ (انعام ع ۱) کہ اگر ہم اسے فرشتہ بنا کر بھیجتے تب بھی اس کو مردانہ لباس میں بھیجتے کیونکہ تم اُسے صرف اس حالت میں دیکھ سکتے ہو۔

۳۔ ملائکہ نہ نر ہیں نہ مادہ کیونکہ تذکیر و تانیث مادیات میں ہوتی ہے اور وہ روحانی مخلوق ہیں۔

۴۔ ملائکہ میں مختلف درجات ہیں۔ عام طور پر ان کی تین اقسام ہیں۔ (۱) ایک وہ جو حاملینِ عرش کہلاتے ہیں۔ (۲) دوسرے وہ جو عرش کے اردگرد رہتے ہیں۔ احکام خداوندی حاملینِ عرش کو ملتے ہیں جن سے دوسری قسم کے فرشتے وصول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتے ہیں۔ تیسری قسم کے وہ فرشتے ہیں جو مختلف کاموں پر متعین ہیں۔

۵۔ فرشتے انسان کی طرح مختار نہیں۔ یہ بدی کر ہی نہیں سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے پوری طرح پابند ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے متعلق قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (تحریم ع ۱) وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو ان کو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔

۶۔ فرشتوں میں اطاعت خداوندی کے علاوہ یہ صفت پائی جاتی ہے کہ ان کو جس چیز پر اثر ڈالنے کو کہا جائے اس پر اثر تو ڈال دیتے ہیں لیکن اردگرد کے کسی اثر کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ آیت عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ (تحریم ع ۱) میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

۷۔ فرشتوں میں افسر و ماتحت بھی ہوتے ہیں مگر سب اپنے کام اور جگہ پر مستقل بھی ہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَّلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ کہ تمہاری روح فرشتہ موت قبض کریگا۔ دوسری جگہ آتا ہے وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ۔ ترجمہ:۔ کاش تو اس وقت کو دیکھے جب کہ ظالم غمرۂ موت میں ہوں گے اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ان کو کہہ رہے ہوں گے نکالو اپنی جانوں کو۔ پھر فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا فِیْمَ کُنْتُمْ (نساء ع ۱۴) ترجمہ:۔ وہ لوگ جن کی فرشتے روح قبض کرتے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے ...... ان دونوں آیتوں میں جان نکالنے کے لئے کئی فرشتے بیان کئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ موت کا اصلی فرشتہ تو ایک ہے دوسرے اس کے ماتحت ہیں۔

۸۔ فرشتوں کی طاقتیں انسانی طاقتوں کی نسبت محدود ہیں وہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔

۹۔ ملائکہ عالم الغیب نہیں ہوتے۔ ان کو وہی علم ہوتا ہے جو خدا ان کو دیتا ہے۔ حضرت آدمؑ کے واقعہ میں فرشتوں کا اقرار موجود ہے۔ سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ہمیں وہی علم ہے جو تو نے ہمیں دیا۔ پھر فرمایا وَیَوْمَ یَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اَھٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ یَعْبُدُوْنَ۔ قَالُوْا سُبْحٰنَکَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِھِمْ (سبا ع ۵) عبادت سے لاعلمی ظاہر کی۔ معلوم ہوا فرشتے عالم الغیب نہیں۔

۱۰۔ مختلف فرشتوں کے سپرد مختلف کام مقرر ہیں۔ حدیث میں طائف کے واقعہ میں آتا ہے کہ جب حضورؐ کو کفار نے سخت تکلیف دی تو جبرائیل نے حضورؐ سے کہا کہ کیا میں پہاڑوں کے فرشتوں کو حکم دوں کہ وہ پہاڑ اہل طائف پر الٹ دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہاڑ کا فرشتہ الگ تھا۔

۱۱۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کے مظہر ہیں بعض ایک طاقت کے مظہر ہیں اور بعض ایک سے زیادہ کے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ (فاطر ع)

جبرائیلؑ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ سو پَر بتائے ہیں۔ یعنی وہ خدا تعالیٰ کی چھ سو صفات کے مظہر ہیں۔

۲۔ فرشتوں کے کام

۱۔ کلام الٰہی لاتے ہیں۔ اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ (حج ع) اللہ فرشتوں میں سے رسول چُنتا ہے اور لوگوں میں سے بھی۔

۲۔ ارواح قبض کرتے ہیں۔ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ الخ کہدے تمہاری رُوح قبض کرے گا فرشتۂ موت جو تمہارے اُوپر مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ نبی کے زمانہ میں نافرمان لوگوں پر عذاب لاتے ہیں۔ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ (انعام ع) وہ نہیں انتظار کرتے مگر اِس امر کی کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے۔

۴۔ مشکلات میں مومنوں کی مدد کرتے اور ان کے دلوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (حم سجدہ ع) جو لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور استقامت دکھاتے ہیں تو اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی غم مت کرو۔

۵۔ نبی اور اُس کی جماعت کا رعب کافروں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (آل عمران ع) ہم ڈالیں گے کافروں کے دلوں میں رعب۔

۶۔ توحید الٰہی قائم کرتے ہیں۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ۔ (آل عمران ع) گویا ملائکہ توحید کے ثبوت کے لیے اسباب مہیا کرتے ہیں۔

۷۔ ملائکہ لوگوں کے دلوں میں انبیاءؑ کی تصدیق پیدا کرتے رہتے ہیں۔ لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَشْهَدُوْنَ (نساء ع)

۸۔ خدا تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف رہتے ہیں۔ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ (زمر ع)

۹۔ مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ ..... وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (مومن ع) وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِی الْاَرْضِ (شوریٰ ع)

۱۰۔ قدرت کے ہر قانون کی یہ آخری علّت ہیں۔ دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے سب ملائکہ کے اثر سے ہو رہا ہے۔ سب ملائکہ کے اثر کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ مثلاً بارش برستی ہے، ہَوا چلتی ہے اور سورج کی شعاعیں اثر کرتی ہیں وغیرہ یہ سب کچھ ملائکہ کے اثر کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

۱۱۔ بندوں کے لئے دُعا اور رحمت کرتے رہتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ (احزاب ع)

۱۲۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جن کا کام صرف عبادت کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۳- لوگوں کے اعمال کے محافظ ہیں۔ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ۔ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ (الانفطار ع)

۱۴- خدا تعالیٰ، انبیاءؑ اور اُس کے پیاروں کی محبت دُنیا میں پھیلاتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرَائِیْلَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَیُحِبُّہٗ جِبْرَائِیْلُ۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیلؑ پکارتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تو اس سے جبرائیلؑ بھی محبت کرتا ہے۔

۱۵- خدا تعالیٰ کے پیاروں کی خدمت میں لگا دیئے جاتے ہیں۔ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ۔

۱۶- ہر ایک آدمی کے دل میں نیک تحریک پیدا کرتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے فِی الْقَلْبِ لَمَّتَانِ لَمَّۃٌ مِنَ الْمَلَکِ اِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ ....." دل میں دو قسم کی تحریکیں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک تحریک خیر کی ہے جو بھلائی کرنے اور حق کی تصدیق پہ آمادہ کرتی ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں اس قسم کی تحریک پیدا ہو تو سمجھ لے کہ یہ خدائی تحریک ہے۔ پس اسے چاہیئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بجا لائے۔

۳- فرشتوں کے وجود کا ثبوت

۱- تمام عالم میں ایک قانون جاری ہے جو ایسا زبردست ہے جس کا کسی صورت میں انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور وہ سب ایک ارادہ کے ماتحت ہے مثلاً آسمان میں ستاروں کی گردش زمین کا مرکز میں واقع ہونا تاکہ سارے ستارے اس پر اثر ڈال سکیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک ارادہ کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ اسی طرح باقی سارا نظام ہے جو ایک مرتّب قانون کے ماتحت چل رہا ہے۔ اس میں کسی قسم کا رخنہ اور خلل نہیں ہوتا۔ اگر اس تمام نظام کے پیچھے کوئی بالا ارادہ ہستی نہ ہوتی تو یہ سارا کام کس طرح چلتا۔ وہ بالا ارادہ ہستی کون ہے؟ اس کا فیصلہ خدا تعالیٰ نے کر دیا ہے کہ وہ فرشتے ہیں جو اس سارے نظام کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ یہ محض اتفاق نہیں۔ اگر اتنا بڑا نظام محض اتفاق کا نتیجہ ہو تو یہ اتفاق کبھی کیوں نہیں ہوا کہ ایک درخت خود بخود کٹ کر کشتی بن جائے اور خود ہی دریا میں جا کر مسافروں کو پار لگانا شروع کر دے۔ یا یہ اتفاق کبھی کیوں نہیں ہوا کہ مچھلیاں پانی میں زندگی بسر کرنے کی بجائے ہوا میں اپنا مسکن بنائیں اور پرواز کرتی پھریں۔ جب ایک ادنیٰ جزء اتفاقاً ایسا نہیں ہو سکتا تو اتنا بڑا نظام کیونکر اتفاقاً ایک وسیع نظام میں منسلک ہو گیا۔

۲- شہادت انبیاء و اولیاء۔ معتبر شہادت سے بھی کسی چیز کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً لندن کے وجود کا اعتبار ہزاروں لوگوں کی شہادتوں سے آجاتا ہے اسی طرح ملائکہ کے وجود کے متعلق ہزاروں راستباز اور پاکباز لوگوں نے گواہی دی ہے اسلئے ان کی گواہی بھی ملائکہ کے وجود کا زبردست ثبوت ہے۔

۳- بعض اوقات اچانک انسان کے دل میں ایک خیال آجاتا ہے اور بظاہر اس کا کوئی تعلق اس کے دل سے نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات اُس کے خیالات کے بالکل اُلٹ تحریک ہوتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس کے کرنے کے لئے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ باتیں صرف روحانی لوگوں میں پائی جاتی ہیں بلکہ سارے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس قسم کی تحریکوں کے محرک ملائکہ ہیں۔

۴۔ عقل اس بات کی متقاضی ہے کہ دنیا کی تمام ضرورتوں کے لئے کوئی وسیلہ ہوتا ہے۔ گو اصل وسیلہ تو خدا ہی ہے لیکن اس نے آگے وسائل بنائے ہیں مثلاً پیاس بجھانے کیلئے پانی وسیلہ ہے جو خدا ہی نازل کرتا ہے۔ بھوک کے لئے کھانے غلہ اور میوہ جات ہیں۔ یہ اس مادی جسم کے واسطے اسباب ہیں۔ جنہوں نے اس دنیا میں چند روز رہنا ہے۔ تو یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالےٰ نے روحانی فیض کے لئے کوئی وسیلہ نہ بنایا ہو وہ وسیلہ فرشتے ہیں جو کہ وحی اور الہام لاتے ہیں۔

۵۔ نقلی طور پر بھی فرشتوں کے وجود کا ثبوت ملتا ہے۔ ہر مذہب ان کو مانتا آیا ہے۔ قدیم ہندو بھی انکو مانتے تھے اور انہیں دیویوں اور دیوتاؤں کا نام دیتے تھے۔ پارسی لوگ اب بھی ملائکہ کو خیر و شر کا مظہر مانتے ہیں۔

۶۔ قرآن مجید کی سچائی ثابت شدہ حقیقت ہے۔ قرآن مجید نے فرشتوں کے وجود کی خبر دی ہے اسلئے قرآن مجید کی شہادت ان کے وجود کی زبردست دلیل ہے۔

۷۔ جس طرح دنیوی بادشاہوں کے احکام کو رعایا تک پہنچانے کے لئے واسطے ہوتے ہیں اسی طرح خدا تعالےٰ کے احکام پہنچانے کے لئے بھی واسطے ہیں اور وہ فرشتے ہیں جو تمثل کے طریق پر خدا تعالیٰ کی مخلوق تک پہنچتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فرشتے کوئی علیحدہ مخلوق نہیں بلکہ قوائے انسانیہ کو ہی فرشتے کہا گیا ہے۔ ان کا یہ خیال درست نہیں اس لئے کہ آیت قرآنی وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً الخ سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے انسانی پیدائش سے پہلے موجود تھے۔ اس وقت انسان کا وجود ہی نہیں تھا قوائے انسانیہ کہاں سے آئے؟

۴۔ ملائکہ سے تعلق کس طرح پیدا کیا جائے؟

طریق اوّل:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طریق بتایا ہے کہ انسان ان لوگوں کی صحبت اختیار کرے جن پر ملائکہ اُن میں سے بھی جبرائیل کا نزول ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے بھی اس طرف ترغیب دلائی ہے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ صادقوں کے ساتھ رہو۔

طریق ثانی:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا جائے۔

طریق ثالث:۔ فرشتوں سے مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے احکام کی اشاعت یعنی تبلیغ کی جائے۔ توحید کی اشاعت میں کوشاں رہے۔ عفو اور درگذر سے زیادہ کام لیا جائے۔ بدظنی سے احتراز کیا جائے۔ دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنا اور چشم پوشی کرنا ملائکہ کو کھینچتا ہے تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی کیا جائے۔ ان کتب کا مطالعہ کیا جائے جو ملکی تحریک کے ماتحت لکھی گئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ جب بھی کوئی نیک تحریک دل میں پیدا ہو اُس پر فوراً عمل کیا جائے۔ اس طرح ایک نیک تحریک دوسری نیک تحریک کا ذریعہ بنتی ہے حتیٰ کہ مجسم نیکی ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو وہاں جانا۔ ظاہری طہارت اختیار کرنا بھی فرشتوں کے نزول کا موجب ہوتا

اِسی طرح خلیفہ کے ساتھ تعلق بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ۔ پس خلیفہ کے ساتھ تعلق اور وابستگی سے بھی ملائکہ کا نزول ہوتا ہے +

نتیجہ تعلیم القرآن کلاس سنہ ۱۹۵۱ء ربوہ ضلع جھنگ

نمبر شمار	نام	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام	کل نمبر	نمبر حاصل کردہ
۱	صفیہ قاسم	۳۰۰	۱۹۷	۲	امۃ الحیٔ	۳۰۰	۱۹۸	۳	امۃ الرشید	۳۰۰	۲۰۳

بڑے افسوس کی بات ہے اس سال تعلیم القرآن کلاس کی طرف بہنوں نے بہت کم توجہ دی۔ نہ معلوم کیا وجہ ہے۔ حالانکہ اس بابرکت ماہ میں جس قدر بہنیں دینی مسائل سیکھ سکتی ہیں وہ سال بھر میں بھی نہیں سیکھ سکتیں۔ کیونکہ ایک تو اُن کیلئے اچھے اُستادوں کا انتظام کیا جاتا ہے دوسرے سارا دن سوائے پڑھائی کے اور کچھ کام نہیں ہوتا۔ اس پیشگوئی کے مطابق یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں علم کے خزانے لٹائے جائیں گے اور لوگ اُنہیں قبول نہیں کریں گے۔ اگر کسی دُنیاوی تعلیم کے لئے یا دُنیاوی فائدہ کے لئے اس قسم کے لوگوں کو ٹریننگ کے لئے ایک دفعہ بُلایا جاتا ہے تو ہزاروں کی تعداد میں جمع ہونے کو تیار ہو جاتے بلکہ کتنا روپیہ خرچ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر یہاں پر کسی کو توجہ بھی نہیں ہوتی۔ لاہور میں سے صرف دو بہنیں اس کلاس میں شامل ہوئیں اور سارے ربوہ میں سے تین۔ لاہور کی بہنیں صرف ۲۲ دن کے بعد ہی چلی گئیں کیونکہ اُن میں سے ایک ایف۔ اے کے امتحان میں ناکام ہو گئی تھی۔ لیکن اُنہیں اس بات کا کچھ بھی احساس نہ ہوا کہ اب اس طرح ادھوری پڑھائی چھوڑ کر چلے جانے سے اُن کا نتیجہ خوشکن نہیں ہو سکتا بلکہ اگر وہ یہ تعلیم مکمل کر لیتیں تو اُن کے لئے فائدہ کا موجب ہوتا اور باوجود اسکے کہ اُن کیلئے اچھے استادوں اور رہائش وغیرہ کا معقول انتظام کیا گیا تھا انہوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی طرف کوئی توجہ نہیں کی ــــــ اسکے بعد صرف تین بہنوں نے آخر رمضان تک پڑھائی کی مگر خاص دلچسپی نہیں کی۔ اتنی بے دلی سے پڑھا کہ پہلی بہنوں کی نسبت بہت کم نمبر حاصل کئے۔ ان کا نتیجہ اُوپر لکھا جا چکا ہے۔ آئندہ کے لئے درخواست کی جاتی ہے کہ ہر محلہ کی کم سے کم پانچ چھ بہنیں تعلیم القرآن کلاس کے لئے تیار رہا کریں اور وقت مقررہ پر شامل ہو سکیں۔ اسی طرح بیرونی لجنات بھی اپنے ہاں پوری کوشش سے اس کلاس کو مفید بنانے میں لگ جائیں تاکہ آئندہ سال ہمیں اتنی پریشانی نہ اُٹھانی پڑے نیز دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

الراقمہ صفیہ ثاقب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ سے کراچی تک

نصیرہ نزہت صاحبہ

تو بڑھے ربوہ پیارے پھول کر پھیلے پھلے!
رات دن نزہت یہ کرتی ہے دعا تیرے لئے

میری ہموطن بہنو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خوش رہو! سدا خوش رہو!! زندگی کی بہاریں دیکھو!!! جیسا کہ آپ سب کو اخبار کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ میں نے اپنے پیارے ربوہ کو جس نے میرے قادیان کے غم کو ایک حد تک محو کر رکھا تھا، ۲ جون ۱۹۵۱ء کو الوداع کہا۔ آہ! وہ منظر کبھی بھی میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو سکتا جب میرے اہلِ وطن ہمیں خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو اکنافِ عالم میں گاڑنے کے لئے روانہ ہوتے وقت ۴ بجے صبح سے ہی سٹیشن پر جمع ہونے لگے۔ اُنہوں نے مجھے اپنی شفقت بھری اور نہایت ہمدردانہ سلوک کے ساتھ رخصت کیا۔ میں ان دعاؤں کے ہار جن میں کچھ ہیرے کچھ مونگے اور کچھ موتی تھے پہنے ہوئے گاڑی میں سوار ہوئی۔ آہ! وہ گاڑی جو ایک لمحہ کے بعد مجھے ان شفیق وجودوں سے ایک لمبے عرصے کے لئے جس کا وقت سوائے علیم و خبیر خدا کے اور کوئی نہیں جان سکتا علیحدہ کر دینے والی تھی۔ میری عزیز بہنوں نے مجھے اپنی نم آلود آنکھوں اور محبت بھرے دل کے ساتھ ٹرین میں سوار کیا۔ میرے ہونٹ پھڑپھڑا رہے تھے اور دل خدا تعالیٰ کے شکر و امتنان سے لبریز تھا۔ اسی وقت مجھے غم اور خوشی کے ملے جلے جذبات نے نڈھال کر رکھا تھا اور میرے لئے کراچی تک پہنچنا امرِ محال نظر آ رہا تھا۔ لیکن جب میں نے سوار ہونے کے لئے قدم رکھا تو ایسا محسوس ہوا کہ خدا تعالیٰ کے محبت بھرے ہاتھ نے میرے پھڑکتے ہوئے دل کو مضبوطی سے تھام لیا اور میرے نیم مردہ جسم میں نیا خون سرائیت کرنے لگا۔ ادھر گارڈ نے سیٹی دی۔ میں نے اپنے پیارے ربوہ پر جس میں میرا دل و جان سے عزیز خلیفہ رونق افروز تھا، اور اہلِ وطن پر نظر ڈالی اور السلام علیکم السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے ہوئے رخصت ہوئی۔

بے شک اس وقت ہمارے پاس وہ لاسلکی نہ تھی جو مارکونی کی ایجاد ہے مگر وہ لاسلکی تھی جو ہے اور رہے گی جو "دل را بدل رہیست" کی مصداق ہے ہر قلب پر اپنا اثر اور پرتو ڈال رہا تھا۔ اور السلام علیکم اور خدا حافظ کا تبادلہ کر رہا تھا جب چھک چھک کرتی ہوئی گاڑی نے میرے عزیزوں کو میری آنکھوں سے اوجھل کر دیا تو میں اپنی سیٹ پر بیٹھی میرے بیٹھتے ہی ایک معمر عورت دوسروں کو مخاطب کرتے ہوئے بولی۔

"یہ حج کو جا رہے ہیں۔" غالباً اُنہوں نے میرے گلے میں ہار ڈالے ہوئے دیکھ کر یہ تصور کر لیا ہو گا۔

میں ابھی جواب بھی دینے نہ پائی تھی کہ ایک عورت مصافحہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے اُٹھی اور مصافحہ کرتے ہوئے میرے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ بس پھر کیا تھا یکے بعد دیگرے جتنی عورتیں ڈبہ میں بیٹھی ہوئی تھیں مصافحہ کرتیں اور ہاتھ پر بوسہ دیتیں۔ میری زبان میں طاقت نہ تھی کہ میں اُن کو بتاتی کہ میں حج کے لئے نہیں جا رہی (اگرچہ میری دلی خواہش ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حج کر کے ہی واپس آئیں) بلکہ اپنی زندگی کے مقصد اور اپنی پیدائش کی غرض کو پورا کرنے کے لئے جا رہی ہوں۔ یہاں تک کہ لائل پور آگیا اور نئے مسافر ڈبہ میں داخل ہوئے۔ سامنے کی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ایک عورت بولی۔

"آپ کہاں سے سوار ہوئی ہیں؟"

"ربوہ سے" میں نے جواب دیا۔

"کیا آپ مرزائی ہیں؟" وہ بولی۔

"ہاں میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں۔"

"تو آپ مرزائی ہوتے ہوئے کیسے حج کو جا رہی ہیں؟" اُنہوں نے میرے ہاروں سے تصور کرتے ہوئے سوال کیا۔ "جبکہ مرزا صاحب نے اپنی کسی کتاب میں لکھا ہے کہ میری موجودگی میں اب حج کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔۔۔"

میں نے کہا۔ "اگرچہ اس وقت میں حج کے لئے نہیں جا رہی بلکہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور صحیح اسلام لوگوں کو سکھانے ماریشس جا رہی ہوں۔ لیکن میں تم کو بتائے دیتی ہوں کہ یہ جھوٹ اور قطعی جھوٹ ہے کہ مرزا صاحبؑ نے یہ فرمایا ہے "میرے آنے سے اب حج کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بعض حدیثوں میں آتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں حج کسی مدت کے لئے روک دیا جائے گا چنانچہ میرے زمانہ میں ایک دفعہ سخت بیماری پڑنے کی وجہ سے حج ایک سال کے لئے روک دیا گیا تھا۔" اور بس۔ حضورؑ نے قطعاً کہیں یہ نہیں فرمایا کہ خدا نے اب حج کے فرائض کو منسوخ کر دیا ہے نعوذ باللہ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لوگ جن پر حج فرض ہوتا ہے اور کوئی چیز مانع نہیں ہوتی حج کرتے ہیں۔ ہمارے خلیفہ اوّل نے خالباً چھ دفعہ حج کیا اور خلیفہ ثانی نے ایک دفعہ حج کیا ہے۔"

کہنے لگی۔ "اچھا اسی طرح ہوگا۔ بعض دفعہ غلط باتیں ہی دوسروں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ ہاں تو تم ماریشس جا رہی ہو۔ کتنے عرصہ کے لئے؟"

میں نے کہا۔ "کوئی وقت مقرر نہیں۔ ۵ سال تو لگ ہی جائیں گے۔"

وہ چونکی۔ "اتنا طویل عرصہ۔ کیا تمہیں جبراً بھیجا جا رہا ہے؟"

"ہمشیرہ! آپ جبراً کہتی ہیں ہم تو اس کو اپنی نہایت ہی خوش قسمتی تصور کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں محض اپنے فضل سے اپنے دین کی اشاعت کے لئے انتخاب فرمایا۔"

"کیا پہلے کبھی وہاں گئی ہو؟" وہ بات کاٹ کر بولی۔

"میں تو پہلے نہیں گئی ہاں میرے خسر مرحوم ایک لمبا عرصہ فریضۂ تبلیغ ادا کرتے ہوئے ماریشس کی سرزمین میں ہی اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ میرے شوہر صاحب کی پیدائش وہیں کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔" یہ سُن کر وہ آنکھوں میں آنسو بھرتے ہوئے بولی۔

"اُف بے وطنی کی موت خدا کسی کو نصیب نہ کرے!"

"ہمشیرہ! جسے آپ بے وطنی کی موت کہہ رہی ہیں ہم اسے شہادت کا رتبہ دیتے ہیں۔ یقیناً یہی وہ لوگ ہیں جنکے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ۔ جو خدا کی راہ میں مارے گئے اُن کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ہمشیرہ! اگر اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہم شہید ہو جائیں اور ابدی زندگی پائیں تو اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔"

"آپ لوگوں کے گذارے کی صورت وہاں کیا ہو گی؟"

"یہ بھی جماعت کے چندوں پر منحصر ہے۔" میں نے جواب دیا۔ "ہماری جماعت کے چندوں کا تمام روپیہ اشاعتِ اسلام کے لئے خرچ ہوا کرتا ہے۔ دُنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ہمارے مبلغ روحانی مُردوں کو زندہ نہ کر رہے ہوں ہمشیرہ! ہماری یہ قربانی کوئی بڑی قربانی نہیں۔ کیا کبھی آپ نے مسلمانوں کی گذشتہ تاریخ پر بھی نظر ڈالی؟ آخر کیا وجہ تھی کہ مسلمانوں نے سات سال کے مختصر عرصہ میں عرب کو فتح کر لیا تھا اور ۲۳ سال کے عرصہ میں تمام دُنیا میں اسلام کا پرچم لہرانے لگ گیا تھا۔ وہ اُن لوگوں کی دن رات کی جدوجہد اور قربانی اور ایثار کا نتیجہ ہی تھا اور اب تک اُن کا نام اور کام باقی ہے۔ ورنہ ہزاروں قومیں قعرِ ذلت سے اُٹھیں، آندھی اور بگولہ بن کر دُنیا پر چھا گئیں مگر وہ قومیں جو تلواروں کے سایہ میں فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے اُٹھیں، طاؤس و رباب کی تانوں میں مدہوش ہو کر سو گئیں۔ اس نیلگوں آسمان سے پوچھو جس نے قوموں کو بنتے اور بگڑتے دیکھا ہے، جس نے بڑے بڑے جابر بادشاہوں کو گداؤں کا لباس پہنتے دیکھا ہے لیکن انکے کارنامے اور ان کی داستانیں دُنیا سے محو ہو چکی ہیں۔ اگر کسی کا نام اور کسی کا کام دُنیا میں باقی ہے اور باقی رہے گا وہ ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور آپ کے صحابہؓ نے جو قربانیاں کیں وہ صفحۂ ہستی سے کبھی بھی نہیں مٹ سکتیں۔ پس تاریخ ایک ایسا آئینہ ہے جس کو قومیں اپنے سامنے رکھ کر اپنے ماضی و حال کا موازنہ کر سکتی ہیں۔ ہمیں بھی اپنی گذشتہ تاریخ کو سامنے رکھ کر حال کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اسی طرح قربانیاں کریں جس طرح صحابہؓ اور صحابیاتؓ نے کیں تو یقیناً اسلام بہت جلد دُنیا میں پھیل جائے اور کفر نیست و نابود ہو جائے ہمشیرہ! ہمارا تو ایمان ہے کہ آج اگر لوگ سچے دل سے اسلام کی خدمت کے لئے نکلیں گے یقیناً خدا تعالیٰ اُن کے لئے وہی نمونہ دکھائیگا جو اس نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کے لئے دکھایا۔ وہ اور اُن کی اولاد ہمیشہ کے لئے خدا کی رحمت اور اُسکے بے انتہا فضلوں کی وارث ہو گی اور وہ کبھی بھی نہ تو اِس جہان میں اور نہ ہی اگلے جہان میں ضائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔"

"واقعی تم سچ کہتی ہو" وہ بولی

سردست اسی پر اکتفا کرتی ہوں۔ باقی حالات دوسری ملاقات پر بہنوں کی خدمت میں پیش کرونگی۔ انشاء اللہ +

"مصباح" میں
اشتہار دیکر فائدہ اُٹھایئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوداعی جلسہ

زیرِ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مؤرخہ ۱۵ جولائی بروز اتوار شام ساڑھے چھ بجے نصرت گرلز سکول میں مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کو الوداع کہنے کیلئے جو کہ اپنے خاوند کے ساتھ سیلون جا رہی تھیں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ سب سے پہلے مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ سیدہ اُم داؤد احمد صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بتائی کہ یہ جلسہ ہم اپنی ایک عزیزہ کو اُسکے خاوند کے ساتھ باہر جانیکی وجہ سے الوداع کہنے اور دُعا کے ساتھ رخصت کرنے کیلئے منعقد کر رہی ہیں۔

تلاوت اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل ایڈریس پڑھ کر سُنایا گیا:۔

"عزیزہ بہن مبارکہ بیگم!

آج اِس مبارک اجتماع کی غرض یہ ہے کہ ہم (محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر) آپ کو ان مخلصانہ جذبات کے اظہار کے ساتھ الوداع کہیں جو خدمتِ اسلام کی غرض سے باہر جانیوالوں کے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہوتے ہیں۔ محترمہ! ہم سب مل کر یہ دُعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو اور آپ کے شوہر محترم کو آپ کے مقاصد میں کامیاب کرے اور آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ اسلام کا موقع عطا فرمائے۔

محترمہ! گو شاید فنی اصطلاح کے لحاظ سے تو آپ کو مبلغہ نہیں کہا جا سکتا مگر ہم یقین رکھتی ہیں کہ ہر مخلص احمدی مرد اور عورت جہاں بھی ہو سلسلہ کا مبلغ ہوتا ہے اور ایک مبلغ کی بیوی ہونے کے لحاظ سے تو آپ کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ آپ سیلون جا کر نہ صرف تبلیغِ اسلام کا کام سرانجام دیں گی بلکہ احمدی خواتین کی تنظیم و تربیت اور لجنہ اماء اللہ کے قیام کے سلسلہ میں مسلسل جدّوجہد کرینگی اور ہمیں اپنی مصروفیات سے مطلع فرماتی رہیں گی۔ آخر میں ہم اُمید رکھتی ہیں کہ آپ سیلون کی احمدی خواتین کو ہمارا محبت بھرا اسلام دیں گی اور ہماری طرف سے اُن کی خدمت میں دُعا کی درخواست کریں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور احمدیت کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین!"

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے مندرجہ ذیل جواب پڑھ کر سُنایا:۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

سب سے اوّل میں بزرگ و برتر خدا کا شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے باوجود میری نالائقی اور علمی بے بضاعتی کے ایک مبشرِ اسلام کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دامن سے وابستہ کر کے بیرون میں اعلائے کلمۃ الحق کے لئے جانے کی توفیق بخشی۔

بعد ازاں میں اپنے پیارے آقا کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ جنہوں نے اپنی ذرہ نوازی سے اس ناچیز کو یہ نادر موقع بہم پہنچایا۔

ازیں بعد میں اپنی تمام محترم اور مہربان بہنوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے نہایت خلوص اور شوق کے ساتھ یہ تقریب پیدا کر کے میرے لئے درخواستِ دعا کا ایک مبارک و مسعود موقع میسّر کیا۔ لہٰذا اس زریں موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں اپنی تمام بہنوں کی خدمت میں پُرزور درخواست کرتی ہوں کہ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں تا خدا تعالیٰ ہمیں اُس ملک میں احمدیت کا بہترین بیج بنا دے اور ہمارے ذریعہ سے خلقِ کثیر کو ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائے نیز ہماری حقیر کوششوں کو مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین! اللّٰھم آمین!!

رپورٹ ماہانہ جلسہ لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور

مؤرخہ ۲۸ ماہ مئی بروز سوموار شام ساڑھے پانچ بجے لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ نے کی اور دو لڑکیوں امۃ الرشید و امۃ السلام نے نظم سنائی۔ اور محترمہ خورشید بیگم نے حضور پُرنور کی ایک تقریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور نے جماعت کو ریڈیو پر گیت اور گانے سننے کی ممانعت فرماتے ہوئے اپنے اوقات کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین میں صرف کرنے اور سچا اخلاص اپنے اندر پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اس کے بعد جناب مولوی عبد الغفور صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت، آپ کا دعویٰ اور اسکی صداقت کے دلائل اور نشانات بیان فرماتے ہوئے احمدی مستورات کو اپنے اندر احمدیت کی حقیقی روح پیدا کرنے اور خدا تعالیٰ سے سچا اور مضبوط تعلق پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے اس غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ایام الصلح" میں سے مختلف اقتباسات پڑھ کر سنائے اور آخر میں حاضرات سمیت دعا فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں ممبرات کا شکریہ ادا فرمایا کہ اُنہوں نے آپ کو اس خدمت کا موقع دیا ہے اور وعدہ فرمایا کہ تبلیغی ٹریکٹوں کے ذریعہ ہر طرح مدد فرماتے رہیں گے۔ مولوی صاحب باوجود علالتِ طبع کے مقررہ وقت سے قبل مقام جلسہ پر تشریف لائے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک چھوٹی لڑکی نے اپنا ایک مضمون "نماز" پر سنایا اور ایک نظم کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ کی حاضری چالیس کے قریب تھی اور مولوی صاحب کی تقریر کی وجہ سے بعض مضامین اور تقریروں کا پروگرام ملتوی کرنا پڑا۔

دعا ہے خدا تعالیٰ لجنہ ماڈل ٹاؤن میں حقیقی بیداری پیدا فرمائے اور تبلیغی کاروائی میں پوری طرح حصّہ لینے کی توفیق دے۔

عابدہ یوسف سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ اور ایک ضروری گذارش

ناصرات الاحمدیہ کیلئے ایک مختصر مگر موزوں نصاب مقرر کیا گیا ہوا ہے جو لجنہ اماء اللہ کے ہمارے فرائض میں درج ہے اس نصاب کا ناصرات الاحمدیہ کی ہر لڑکی کو یاد ہونا ضروری ہے۔ ہمارے فرائض میں جو شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے فرائض درج ہیں انمیں پہلی ہدایت یہ ہے کہ "ہر جگہ جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہے ناصرات الاحمدیہ قائم کی جائے" اور تیرھویں ۱۳ ہدایت یہ ہے کہ "مندرجہ ذیل نصاب ناصرات الاحمدیہ کیلئے مقرر کیا گیا ہے اسکی ہر ماہ رپورٹ دی جائے کہ کس قدر حصہ ختم کر دیا جا چکا ہے"۔

فارم رپورٹ جو باہر کی لجنات سے پُر ہو کر آتے ہیں تو شعبہ ناصرات الاحمدیہ کا خانہ خالی ہوتا ہے اور جو دو چار لجنات کی طرف سے رپورٹ درج ہوتی ہے تو صرف یہ کہ اجلاس ہوا اور اتنا چندہ ہوا۔ افسوس کہ نصاب جو نہایت ہی ضروری چیز ہے اسکی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔ براہِ مہربانی باہر کی تمام لجنات ناصرات الاحمدیہ کے کام کو ہمارے فرائض کی ہدایات کو پڑھ کر صحیح طریق سے چلائیں اور ہر ماہ کیلئے نصاب کا کچھ حصہ مقرر کر کے اس کا امتحان لیکر رپورٹ دیا کریں۔ ربوہ میں ناصرات الاحمدیہ کے اجلاس باقاعدہ ہو رہے ہیں اور ایک عام جلسہ کر کے تقریری مقابلہ بھی کروایا گیا ہے اور اس مہینے ۲۳ تاریخ کو نصاب میں سے بڑے گروپ کا تیسرا سیپارہ و نبیوں کے ناموں کا اور چھوٹے گروپ کا نظم "ہمارا خدا" از کلام محمود کا امتحان لیا گیا۔ سینتیس ۳۷ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۳۵ کامیاب ہوئیں۔ نتیجہ مندرجہ ذیل ہے۔

چھوٹا گروپ۔ کل نمبر ۳۰ —— بڑا گروپ۔ کل نمبر ۳۰

حلقہ نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	حلقہ نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	حلقہ نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	سلمیٰ خانم (چھوٹا گروپ)	۱۳	۴	بشریٰ (چھوٹا گروپ)	۱۸	۲	بشریٰ بڑا گروپ	۲۵
۲	نسرین ″	۲۷	″	خورشید بیگم ″	۱۷	″	صفیہ ″	۲۵
″	امۃ الحی ″	۳۰	″	امۃ السمیع ″	۱۲	″	امۃ الکریم ″	۲۰
″	بشیرہ ″	۲۱	″	ناصرہ ″	۲۷	″	حلیمہ ″	۱۵
″	پروین ″	۲۰		بڑا گروپ		″	صفیہ شاہدہ ″	۲۵
″	صادقہ ″	۲۵	۱	صادقہ طاہرہ بڑا گروپ	۳۰	۴	سعیدہ نور الدین صاحب ″	۳۰
″	محمودہ ″	۲۷	″	مبارکہ ″	۳۰	″	سعیدہ مولوی اسمٰعیل صاحب ″	۳۰
″	عائشہ ″	۱۰	″	سعیدہ ″	۱۰	″	صادقہ شیخ عبدالقادر صاحب ″	۳۰
۳	صادقہ ″	۳۰	″	امۃ الباری ″	۲۸	″	اختر ″	۱۵
″	بشریٰ بیگم ″	۲۹	″	امۃ الحمید ″	۲۸	″	سیدہ بشریٰ ″	۲۹½
″	صالحہ ″	۲۰	″	رضیہ ″	۳۰	″	صادقہ محمد یعقوب ″	۲۵
″	صادقہ محمودہ ″	۱۹	۲	امۃ الرشید	۲۸	″	بشریٰ	۲۹

امۃ اللطیف جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈھونڈ رہے ہیں

نعت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

ثاقب زیروی

کمزور نواؤں میں اثر ڈھونڈ رہے ہیں
رحمت کی فقط ایک نظر ڈھونڈ رہے ہیں

آنکھوں میں ہیں اشکوں کی لرزتی ہوئی شمعیں
اور اس شبِ ظلمت کی سحر ڈھونڈ رہے ہیں

آوارہ ہیں افلاک پہ وہ حور و ملائک
اب تک جو تری راہ گذر ڈھونڈ رہے ہیں

اس کوشش رنگیں کی ہے لاج ترے ہات
موجوں کے تلاطم میں ثمر ڈھونڈ رہے ہیں

جلوہ نظر آیا تھا انہیں جو شبِ اسریٰ
اب تک اُسے خورشید و قمر ڈھونڈ رہے ہیں

جو شام و سحر تھے تری رحمت سے ضیا پاش
وہ شام و سحر، شام و سحر ڈھونڈ رہے ہیں

تا دیکھ سکیں خود تری معراج کے جلوے
کھوئی ہوئی پروازِ نظر ڈھونڈ رہے ہیں

جس درد سے صدیق کی آنکھیں ہوئیں خونبار
وہ درد مرے دیدۂ تر ڈھونڈ رہے ہیں

ثاقب نہیں لوٹا کوئی ناکام جہاں سے
ہم اُس شہِ لولاک کا در ڈھونڈ رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے احمدی خاتون!

مرضیہ سلیمی صاحبہ سیالکوٹ

تُو احمدیت اور اسلام کی سچی خادم بن۔ خود اپنی زندگی کو سُدھار اور اپنے رشتہ داروں، اپنے اعزہ و اقرباء، اپنی سہیلیوں اور اپنی اولاد کی بہتری اور بھلائی میں ہر وقت مصروف رہ۔ اولاد کی بہترین تربیت اور خاوند کی پُوری خدمت تیرا سب سے پہلا اور اہم فرض ہے۔ جتنی بُری رسوم، توہّمات اور خلافِ شرع باتیں تیرے گھرانہ میں اور تیرے خاندان میں پائی جاتی ہیں سب کو آہستہ آہستہ دُور کرنے میں تو اپنی انتہائی کوشش خرچ کر۔ احمدیت کی اشاعت چلتے پھرتے، بیٹھتے اُٹھتے، ہر وقت کرتی رہ اور تبلیغ کو اپنی زندگی کا اصلی مقصد اور سب سے بڑا فرض جان۔ اور اپنی اولاد میں بھی ایسی ہی رُوح پیدا کر کہ وہ تبلیغِ احمدیت اور اشاعتِ اسلام میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔ تُو قرآن کریم کے مطالعہ کیلئے روزانہ ضرور اپنا کچھ وقت نکال۔ کیونکہ ایمان کی حلاوت اور یقین کی روشنی قرآن ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ تُو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی ضرور پڑھا کر کیونکہ وہ حضورؐ کا فرمان اور قرآن مجید کی بہترین تفسیر ہیں۔ تُو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کُتب بھی ضرور دیکھا کر۔ جو عجیب و غریب بصیرت حضور اقدس کی کتابوں سے حاصل ہوتی ہے اور اُن کے پڑھنے سے جو محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوتی ہے اور جو تعلق خدا تعالےٰ سے پیدا ہوتا ہے وہ اپنی حیثیت میں بے نظیر ہے۔ تُو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات اور حضور کی تقریریں بھی باقاعدہ پڑھا کر۔ اُن سے تجھے صفائی قلب اور دینی واقفیت میں بڑی مدد ملے گی۔ تُو اخبار "الفضل" اور "مصباح" کا بالالتزام مطالعہ کیا کر۔ کیونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں اور منتخب دینی مضامین اور دلچسپ مذہبی مقالے اِن سے بہتر اور کہیں نہیں مل سکتے۔ تُو ہمیشہ دُعائیں لگی رہ اور پنج وقتہ نماز کو دلی شوق کے ساتھ ادا کیا کر۔ بُرائی، غیبت اور بہتان سے کوسوں دُور بھاگ۔ تیری زبان پر ہر وقت یا "خدا" کا ذکر ہو یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود۔ تُو کوشش کر کہ اپنے تمام افعال و اقوال میں احمدیت کا سچا نمونہ بنے اور تیرے اعلےٰ نمونہ کو دیکھ کر تیری سہیلیاں اور تیری ملنے والیاں احمدیت کی والہ و شیدا بن جائیں اور اِس طرح تُو بہنوں کی ہدایت کا موجب ہو۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے ہر قسم کے فضل تجھ پر نازل کرے۔ آمین! +

تصحیح

جولائی ۱۹۵۶ء کے رسالہ مصباح میں مستری عنایت اللہ صاحب ولد مستری اللہ دتہ صاحب ساکن بالوکے ڈاکخانہ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کا نمبر وصیت ۱۲۹۴۹ غلط شائع ہوا ہے ان کا اصل نمبر ۱۲۹۴۶ ہے۔ قارئین تصحیح فرمالیں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعاء

محترمہ والدہ صلاح الدین صاحب ناصر ربوہ نے عزیزہ صدیقہ کی میٹرک میں کامیابی پر اکمل صاحب کی نظم بغرضِ دعا ارسال فرمائی ہے جو درجِ ذیل ہے:-

مرحبا! صدیقہ خانم مرحبا!!
کامیابِ امتحاں حق نے کیا
کام آئی تیری محنت حبذا
اور پھر اس پر بزرگوں کی دعا
آلِ ہاشم پر ہوا فضلِ خدا
علم کا دروازہ (Entrance) یعنی کھل گیا
اِس دلستاں میں ہیں بستاں صد ہزار
تم ہو اس کی بلبلیں رنگیں نوا
جانتی ہو کس کی بیٹی ہو؟ عزیز
وہ ابو الہاشم - وہ مردِ پارسا
کرکے ہجرت آ گیا بنگال سے!
جان و دل سے احمدیت پر فِدا
ماں کے قدموں میں ہے جنت کی زمیں
اس کی خدمت میں ہے رازِ ارتقا
نام ان کا خوب ہی روشن کیا!
تم ستارے بن کے پھیلاؤ ضیا
ہیں ترقی کے مدارج اور بھی!
بڑھتی جاؤ، بڑھتی جاؤ حبذا
ہو صلاحِ دیں اکمل رہنموں
لَا تَمُوْتُنَّ وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

مکرمی امیر جماعت احمدیہ یادگیر حیدر آباد دکن نے مندرجہ ذیل درخواستہائے دعا ارسال فرمائی ہیں مصباحی بہنیں اور دیگر قارئین اِن درخواستوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ لکھتے ہیں:-

"مکرمی و محترمی سلمکم اللہ تعالیٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - گذارش ہے کہ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ عنہ کا خاندان ہر رمضان میں آپکی خدمت میں خصوصی دعاؤں کیلئے عریضہ پیش کرتا رہتا ہے اور یہ آپ کا احسان ہے کہ آپ ہماری خصوصی دعاؤں سے مدد فرماتے ہیں سو یہ عاجز ملتجی ہے کہ اس مرتبہ بھی آپ دعا فرمائیں کہ:-

۱- اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماتے ہوئے حضور کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

۲- قادیان کے درویشوں و سلسلہ کے مبلغین مخلصین کی تمام انفرادی و اجتماعی دعاؤں کو قبول فرما کر ہماری مصیبتوں و بلاؤں کو دُور فرمائے اور جماعت کو ہر قسم کے روحانی و جسمانی انعامات سے بہرہ ور فرمائے۔

۳- جماعتہائے دکن و ہند کی عمومی و خصوصی سلامتی، امن و عافیت و جماعت احمدیہ یادگیر کی ہر جہتی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔

۴- عاجز کو عرصہ بیس سال سے مرض دمہ کی تکلیف ہے اس سے بکلی صحتیابی و شفا کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اگر جناب کے علم میں کوئی مجرب علاج و دوا بھی ہو تو اس کی اطلاع بھی مجھ پر عظیم احسان ہوگا۔

۵- خاندان حضرت شیخ حسن احمدی رضی اللہ عنہ کے دینی و دُنیاوی ترقی اور اس خاندان کے بیمار افراد کی جسمانی صحت اور خصوصی مشکلات سے نجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔"

طالب دعا
خادم - محمد عبد الحی احمدی خلف سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رض
(کارخانہ بیڑی) امیر جماعت احمدیہ یادگیر دکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر گھرستی

"آرائش و زیبائش"

حسن آراء بٹ صاحبہ گوجرخان

گھر کی آرائش و زیبائش دولت کی فراوانی پر منحصر نہیں بلکہ اس کا تعلق عورت کی فنکارانہ ذہنیت سے ہے۔ ایک گھر جس میں کہ دولت کی فراوانی ہے لیکن گھر کی مالکہ ذوقِ سلیم سے عاری ہے تو آپکو اُس گھر میں کبھی بھی نفاست اور سلیقہ شعاری نظر نہیں آئیگی۔ یہ خیال کرنا کہ جب تک گھر میں قیمتی فرنیچر، کرسیاں، میز نہ ہوں، فرش پر قالین نہ بچھے ہوں، دروازوں پر ریشمی پردے آویزاں نہ ہوں گھر کو سجایا نہیں جا سکتا غلط اور نادرست خیال ہے۔ ایسے گھر بھی دیکھے گئے ہیں جن میں کہ مندرجہ بالا چیزوں کی موجودگی کے باوجود بھی کوئی سجاوٹ اور کوئی نفاست نظر نہیں آتی جسکو کہ دیکھکر انسان کا دل خوش ہو اور جسکی وجہ گھر کی منتظمہ میں جمالیاتی حس اور فن کا فقدان ہے۔ جہاں فن ہو وہاں غربت اور امارت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر آپ کی مالی حالت آپ کو اِس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ آپ اپنے گھر کو قیمتی ساز و سامان سے بھر سکیں (میں "بھر سکیں" کی جگہ "آراستہ کر سکیں" کا لفظ دیدہ و دانستہ استعمال نہیں کر رہی کیونکہ قیمتی ساز و سامان کی موجودگی گھر کی آراستگی کا موجب نہیں ہوتی بلکہ اُس ساز و سامان کو حفاظت اور قرینہ سے رکھنا، گرد و غبار سے محفوظ رکھنا اور اُسکی صفائی کرتے رہنا گھر کی آراستگی کا موجب ہوتا ہے) تو آپ یہ تو کر سکتی ہیں کہ اپنی گھریلو زندگی میں فن کو بروئے کار لا کر جو کہ فطرت کی بیش بہا نعمت ہے اور جس کو کہ اُس نے عورت میں بدرجہ اتم ودیعت کیا ہے اپنے گھر کو جنت کا نمونہ بنا سکیں۔

کشیدہ کاری فن ہونیکے علاوہ ایک دلچسپ مشغلہ بھی ہے اور اپنے فارغ اوقات کو بہترین طور پر صرف کرنیکا ذریعہ۔ یہ ایک ایسا فن ہے جس کا ہر عورت کو جاننا ضروری ہے۔ اگر اِس فن میں مہارت پیدا کر لی جائے تو آپ نہایت قلیل رقم خرچ کر کے اپنے گھر کو گلہائے رنگا رنگ سے آراستہ و پیراستہ کر سکتی ہیں۔ اگر آپکے گھر میں دو پلنگ، چند ایک کرسیاں اور ایک آدھ میز ہی ہے، پلنگ پر آپنے نہایت صاف ستھری چادریں بچھا رکھی ہیں جن کے کونوں کو آپنے کشیدہ کاری کے مختلف ٹانکوں سے مزین کیا ہوا ہے، میز پر میز پوش اور کرسیوں پر کشیدہ کاری سے تیار کئے ہوئے سادہ مگر خوبصورت گدے موجود ہیں اور یہ سب چیزیں نہایت صفائی اور ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں، گندگی کا گھر میں نام و نشان نہیں، بچے ہیں تو وہ بھی صاف ستھرے، مہذب تو آپ کا گھر اُس گھر سے ہر حالت میں بہتر ہے جس میں کہ قیمتی سامان موجود ہے لیکن گرد و غبار سے اٹا پڑا اور بے ترتیبی سے اِدھر اُدھر بکھرا ہوا، جگہ جگہ کوڑا کرکٹ کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ بستر کی چادریں، میزوں کے کپڑے میلے ہو رہے ہیں۔ کمروں کی چھتوں پر جالے لٹک رہے ہیں اور نیچے دروازوں کے پردوں سے تولیہ کا کام اور قالینوں سے پائیدانوں کا کام لے رہے ہیں۔ اور جہاں کسی نفاست پسند شخص کا دل کھڑے ہونیکو بھی نہیں چاہتا۔ اب آپ ہی بتائیے کہ جس گھر کی مالکہ ہی پھوہڑ اور جمالیاتی ذوق سے عاری ہو تو قیمتی ساز و سامان کی موجودگی اُس گھر کی آرائش میں کیا اضافہ کر سکتی ہے۔ اور میرے خیال میں باوجود استطاعت رکھنے کے بھی ضرورت سے زیادہ ساز و سامان اور فرنیچر محض دکھاوے کی خاطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر میں رکھنا ناپسندیدہ امر ہے اور پھر خاص کر احمدی گھرانوں میں تو ایسی فضول خرچی نہیں پائی جانی چاہیئے۔ بلکہ بہنوں کو چاہیئے کہ ان آرائش و زیبائش کی چیزوں کو جو کہ بازار میں نہایت ہی گراں قیمت پر فروخت ہوتی ہیں اپنے ہاتھوں سے تیار کر کے دستکاری کو فروغ دیتے ہوئے ان ہی چیزوں سے اپنے گھر کو سجانے کی کوشش کریں تاکہ روپیہ کی بچت ہو اور وہی پیسہ جماعت کی ترقی اور بہبودی پر صرف ہو سکے یا پھر آپ کی ہی ضروریات اور اولاد کے کام آئے۔

(باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
کی

صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے تمام احمدی بہنیں دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں اور حسبِ استطاعت اپنی اپنی جگہ صدقات بھی دیں — ادارہ

شکریہ!

محترمہ غدیر فاطمہ صاحبہ ہیڈ مسٹریس صنعتی سکول گوجرانوالہ نے ماڈرن کشیدہ کاری کے بہترین نمونے ارسال فرمائے ہیں جو مصباح کے صفحات کشیدہ کاری میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

کام کی باتیں

— از سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ —

۱۔ جو شخص غمگین ہو اس سے کہہ دو کہ غم ہمیشہ نہیں رہتا جس طرح خوشی فانی ہے غم بھی ہے۔

۲۔ کسی پر ظلم نہ کرو ورنہ زمانہ تیرے پر ظلم کریگا کیونکہ زمانہ ایک روز موافق ہوگا اور دوسرے روز مخالف دنیا ایک قرضہ ہے جو بہر حال ادا کرنا پڑیگا۔

۳۔ خاموشی اختیار کرو اور دوسرے کے عیبوں کو چھوڑ کر اپنے عیبوں کو دیکھو مثل مشہور ہے کہ جس نے خاموشی اختیار کی وہ آفتوں سے بچ گیا۔

۴۔ کسی سے زیادہ میل جول مت رکھو اور مخالطت و معاشرت زیادہ نہ کرو تاکہ اس کے شر سے محفوظ رہ سکو کیونکہ سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔

۵۔ جب آندھیاں چلتی ہیں تو تناور درخت ہی گرتے ہیں۔

۶۔ پانی میں مُردار چیز اوپر تیرتی ہے اور موتی تہہ میں پہنچ جاتے ہیں

۷۔ اے زمانے سے ڈرنے والے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھ اور اپنے سارے کام اس کے سپرد کر دے۔ وہی زمین کا بنانے والا ہے۔

۸۔ قوم کے ایسے شریف پر کوئی رحم نہیں کھاتا جو محبت کی راہ میں ذلیل ہو چکا ہو۔ اور نہ ایسے امیر پر جو غریب ہو گیا ہو۔

۹۔ تیر انداز کیا کرے اگر اس کا دشمن سامنے ہو اور وہ تیر چلانا چاہے مگر کمان کا چلّہ ٹوٹ گیا ہو۔

۱۰۔ اے مال کو بچاؤ تا وہ تجھے بچائے۔ اپنے مال کی حفاظت کرو تا مال تمہاری حفاظت کرے۔ اسراف نہ کرو ورنہ ذلیل لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑیگا۔ روپیہ پیسہ یعنی درہم کی حفاظت کرو کہ وہ لاجواب مرہم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہوں کی کانفرنس

محترمہ انجمن آرا صاحبہ

جنگِ یرموک کے پہلے روز حضرت خالد بن ولید نے ساٹھ جانبازوں کے ساتھ لشکرِ کفار پر جو قیامت ڈھائی اس سے اُن کے دلوں میں آپ کی ہیبت چھا گئی اور رومی سرداروں نے ایک کانفرنس کر کے یہ فیصلہ کیا کہ اس شخص کے ہوتے ہوئے اسلامی لشکر سے پیچھا چھڑانا مشکل ہے اور میدانِ جنگ میں آپ کے مقابل پر عجز کا اعتراف کرتے ہوئے ان لوگوں نے یہ مشورہ کیا کہ دھوکے سے آپکو اپنے کیمپ میں بلا کر گرفتار کر لیا جائے اور پھر پانچ پہلے سے اسیر شدہ مسلمانوں کیساتھ آپکو بھی شہید کر دیا جائے ـــــ یہ کانفرنس بالکل ایسی ہی تھی جیسی کہ کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ چوہوں نے کانفرنس منعقد کر کے یہ ریزولیوشن پاس کیا تھا کہ سب مل کر بلی کو پکڑ لیں اور پھر اسے مار ڈالیں۔ رومی سرداروں کو اسلامی اخوت کے جذبات کی گہرائیوں کا کسی قدر احساس ہو چکا تھا اور اسکی بنا پر وہ صحیح طور پر یہ سمجھتے تھے کہ جو پانچ مسلمان ان کے ہاتھ اسیر ہو چکے ہیں اُن کے مسلمان سردار بہت متردد اور متفکر ہوں گے چنانچہ انہوں نے باہم مشورہ کر کے ایک قاصد اسلامی لشکر میں یہ پیغام دیکر بھیجا کہ اگر خالد بن ولید رومی سپہ سالار کے کیمپ میں آکر اس سے صلح کی گفتگو کریں تو اس گفتگو کی کامیابی کی صورت میں گرفتار شدہ پانچ مسلمان سردار بھی رہا کر دیئے جائیںگے۔ حضرت خالدؓ فوراً اس کیلئے تیار ہو گئے اور اپنے سپہ سالار کی اجازت پا کر ایک سو سپاہیوں کے ساتھ رومی سپہ سالار کے پاس جا پہنچے۔ جہاں گفتگو کے دوران میں رومی سردار نے کچھ تیز تیز باتیں کیں جن کا ترکی بہ ترکی جواب دیا گیا۔ اِس پر رومی محافظوں نے تلواروں پر ہاتھ رکھ لئے۔ یہ گویا پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مسلمانوں پر حملہ کی تیاری کا الارم تھا۔ حضرت خالدؓ کی دُور بین نگاہ نے فوراً صورتِ حالات کو بھانپ لیا اور ایک ہی جست میں رومی سپہ سالار کے تخت پر چڑھ کر تلوار کھینچ لی۔ آپؓ کے ہمراہی بھی آپؓ کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت خالدؓ نے اعلان کر دیا کہ اگر کسی رومی نے ایک انچ بھی حرکت کی تو اُن کے سپہ سالار کی گردن اُڑا دونگا۔ یہ سب کچھ آناً فاناً ہوا اور رومی سپہ سالار کا رنگ زرد ہو گیا اور ہوش و حواس گُم ہو گئے، موت اُس کی آنکھوں کے سامنے تھی۔ اُس نے حضرت خالدؓ کو اپنی نیک نیتی کا یقین دلانے کیلئے بہت لچھے دار تقریر کی۔ حضرت خالدؓ نے کہا کہ پہلے میرے پانچوں ساتھی مسلح ہو کر یہاں آئیں اور پھر حلفیہ عہد کرو کہ ہماری واپسی پر ہم سے کوئی تعرض نہ کیا جائیگا۔ رومی سپہ سالار کو اِن شرائط کے تسلیم کرنے کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ چنانچہ پانچوں اسیر مسلمان مسلح وہاں لائے گئے اور رومی سپہ سالار نے ماتحت سرداروں کو بُلا کر حکم دیا کہ جب مسلمان واپس جانے لگیں تو کوئی مزاحمت نہ کرے۔ اور اس طرح خالدؓ بن ولید اپنے قیدیوں کو رہا کرا کے صحیح و سالم اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور کفار نے جو کانفرنس کی تھی وہ ان روایتی چوہوں کی کانفرنس ثابت ہوئی جو اکٹھے ہو کر بلی کو پکڑ کر مار دینے کے مشورے کر رہے تھے مگر بلی کی "میاؤں" سُن کر سب کے سب بھاگ کر اپنے بلوں میں گھس گئے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹرے کلاتھ کا نازک کونہ

پتیاں - سبز شیڈ دار - گچھی نمبر ۳
پھول - زرد شیڈ دار - گچھی نمبر ۳

یہ نازک کونہ پاپلین، کریب یا حسب مرضی کپڑے پر گچھی درج شدہ کے اکہرے تاگے سے کاڑھیں۔ شیڈ لگانے میں بیحد احتیاط برتیں۔ شیڈ ہی پھول کی نزاکت اور خوبصورتی ہے۔ یہ کونہ تیار ہونے پر قدرتی پھولوں کا مقابلہ کرتا ہے۔ درج شدہ ترکیب سے بنائیں۔ اگر شید لگانا اب بھی نہ آئے تو ایک روپیہ کے ٹکٹ برائے محصولڈاک اور خرچ بھیجکر تیار شدہ نمونہ منگوالیں۔ رسالہ کا حوالہ ضرور دیں تاکہ فوراً تعمیل ارشاد کی جائے۔

پتہ:-
غدیہ فاطمہ اکبرآبادی (ہیڈ مسٹریس زنانہ صنعتی سکول)
سرکلر روڈ۔ دفتر زنانہ مسلم لیگ
گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میز پوش کا حسین کونہ

پتیاں سبز شیڈ دار - گچھی نمبر ۳

پھول سرخ " - گچھی نمبر ۳

بیج زرد اور سرخ - گچھی نمبر ۱

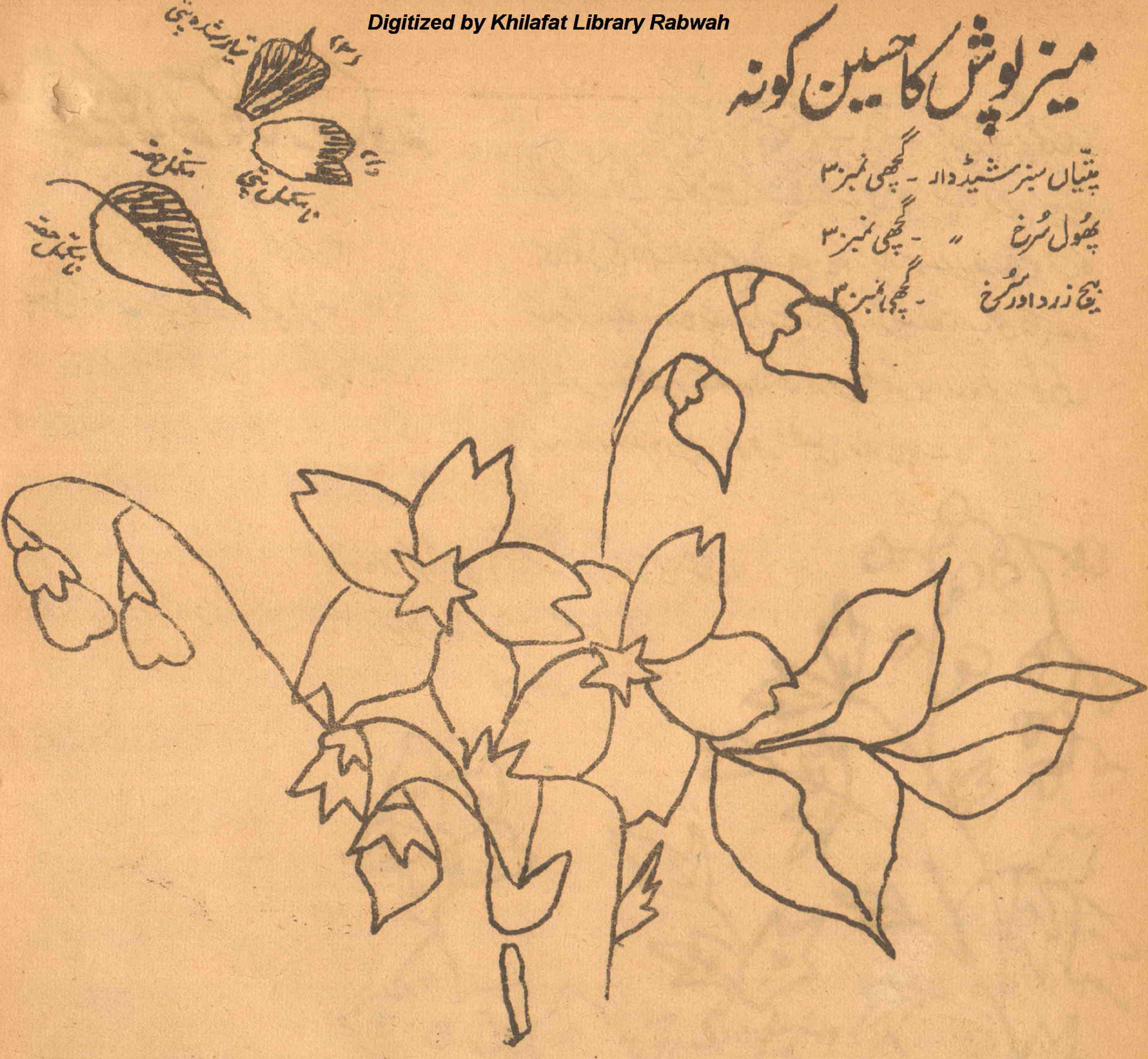

اِس کونہ کو ٹیبل کور، ٹرے کلاتھ وغیرہ پر بنائیں۔ پھول پر تین رنگ نمبر کے لحاظ سے سرخ گچھیاں استعمال کریں اور پتوں پر سبز رنگ کی تین رنگ گچھیاں استعمال کریں۔ بیج سوئی پر تاگہ لپیٹ کر بنائیں۔ بیحد خوبصورت معلوم ہوگا۔

امید ہے کہ بہنیں نقشہ مدِنظر رکھ کر تیار کر لیں گی۔ اگر صحیح شیڈ نہ لگا سکیں اور اب بھی سمجھ نہ آئے تو رسالہ کا حوالہ دیکر ایک روپیہ کے ٹکٹ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجکر تیار شدہ نمونہ منگا سکتی ہیں۔

عزیزہ فاطمہ اکبر آبادی۔ گوجرانوالہ

گوجرانوالہ

سرکلر روڈ

عزیزہ فاطمہ اکبرآبادی (بیٹی [illegible])

نمونہ بھی اسی پتہ پر منگوایا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۸۰۲ میں سید مبارک حسین ولد سید عبدالقادر صاحب ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے۔ جائیداد اس وقت کوئی نہیں جو تھی وہ پٹیالہ میں رہ گئی ہے اگر اسکے عوض پاکستان میں کوئی جائداد ملی تو وہ بھی اس وصیت میں شامل ہوگی میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہونگا۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو بھی میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد۔ سید مبارک حسین ولد سید عبدالقادر صاحب ساکن سرگودھا بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد۔ مرزا عبدالحق امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔

نمبر ۱۲۸۱۳ میں مستری فضل دین ولد بھاگ صاحب ڈیٹی والا چک ۳۴۳ ڈاکخانہ نواں کوٹ چک ۹۶ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ اسکے علاوہ جو مزدوری کی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد۔ فضل دین ولد بھاگ صاحب۔ گواہ شد۔ محمد یوسف فرزند حقیقی موصی مذکور۔ گواہ شد۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۸۹۵ میں قریشی فضل الرحمن ولد قریشی [illegible] شاہ صاحب سکنہ قادیان حال پورن نگر مکان ۱۸۰ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ جو پانچ مرلہ میں محلہ دارالیسر قادیان میں تھا واپس ملنے پر اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فی الحال میرا گزارہ ٹیلر ماسٹری پر ہے جسکی آمد اندازاً -/۳۰ روپیہ ماہوار ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہونگا نیز میرے مرنیکے بعد جو میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد فضل الرحمن بقلم خود مکان ۱۸۰ پورن نگر سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ میاں غلام محمد زرگر سیالکوٹ

نمبر ۱۲۸۹۶ میں عبدالرشید ناز بھٹی ولد محمد عبداللہ صاحب بھٹی محلہ اسلام آباد گلی ۵ ضلع گوجرانوالہ حال معرفت ناصر پال برادرز کلاتھ مرچنٹس سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ فی الحال میری کوئی جائداد نہیں ہے اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد مبلغ -/۵۵ روپیہ پر ہے۔ میں اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کسی قسم کی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ عبدالرشید ناز بھٹی معرفت ناصر پال برادرز کلاتھ مرچنٹس سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ ملک شادی خان مہاجر قادیان حال سیالکوٹ

نمبر ۱۲۹۳۰ میں بشیر احمد ولد شیخ دوست محمد صاحب ساکن سرگودھا مکان ۱۰۳ غلہ منڈی سرگودھا شہر بقائمی ہوش و حواس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف مجھے -/۴۰ روپیہ بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:۔ شیخ بشیر احمد بقلم خود دکان ۱۰۲ غلہ منڈی سرگودھا۔
گواہ شد:۔ ناصر احمد معرفت خواجہ برادرز سرگودھا شہر۔
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال +

نمبر ۱۲۹۹۲:۔ میں اعجاز الحق ولد محمد فضل الحق صاحب ساکن ۲۔A کپورتھلہ ہاؤس لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ عمر ۲۰ سال آج بتاریخ ۲۲ ۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں اسوقت ماہوار آمد مبلغ -/۶۹۰ روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اسکے بعد اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کرلوں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:۔ اعجاز الحق بقلم خود ۲۔A کپورتھلہ ہاؤس لاہور۔ گواہ شد:۔ عبد الرشید راشد ۱۶ بھگوان سٹریٹ پرانی انارکلی لاہور۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید فاروقی ۱۶ بھگوان سٹریٹ پرانی انارکلی لاہور +

نمبر ۱۲۹۹۴:۔ میں سردار بی بی زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب ساکن ٹھروہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اور زیورات قیمتی مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں یا ورثاً کوئی جائداد ملے تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ سردار بی بی زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب سکنہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ عبد العزیز ولد چوہدری مولاداد سکنہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۲۹۹۳:۔ میں حسین بی بی زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب ساکن موضع ٹھروہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے نیز نقد مبلغ -/۲۵۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ زیورات طلائی قیمتی -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ اگر کوئی اور جائداد میں پیدا کروں یا ورثاً مجھے ملے تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ حسین بی بی زوجہ چوہدری عبد العزیز صاحب ساکن ٹھروہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز ولد چوہدری مولاداد صاحب ساکن ٹھروہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۲۹۹۵:۔ میں غلام محمد بھٹی ولد بہاول شیر صاحب ساکن صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک عدد خام مکان قیمتی مبلغ -/۲۰۰۰ روپیہ اور ۲ ۲/۳ مرلہ زمین سفید قیمتی مبلغ -/۸/ ۲۶۶ اور ربوہ میں دس مرلہ زمین قیمتی مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری ماہوار آمد بذریعہ دکان مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ غلام محمد بھٹی ولد بہاول شیر صاحب معرفت گوگیرہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ فضل حق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ عبدالحق سیکرٹری مال ... گوگیرہ ضلع منٹگمری۔

نمبر ۱۲۹۷ ۔ میں مستری محمد یعقوب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن اسٹیٹ دینالہ خورد ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ -/۴۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ مستری محمد یعقوب بقلم خود دینالہ اسٹیٹ منٹگمری۔ گواہ شد:۔ احمد حسین صدر جماعت احمدیہ دینالہ خورد معلم ہائی سکول دینالہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ راج ولی بقلم خود۔

نمبر ۱۳۰۲ ۔ میں بشیرہ بیگم زوجہ عبداللطیف صاحب بھٹی ساکن کمالیہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اسکے علاوہ زیورات طلائی وزنی ۶½ تولے قیمتی -/۷۱۸ روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد و حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہوگی اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ بشیرہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبداللطیف خاوند موصیہ مذکورہ کمالیہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ غلام باری سیف۔

نمبر ۱۳۰۳ ۔ میں فاطمہ بیگم مہاجرہ زوجہ امیر الدین صاحب سکنہ چک ۳۶۳/E.B ڈاکخانہ و ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۵۱ حسب ذیل ہیں۔ انام طلائی وزنی ۹ ماشے قیمتی -/۷۰ روپے تیلی طلائی ایک ماشہ قیمتی -/۸ روپے۔ بیڑیاں نقرئی دس تولے قیمتی -/۱۰ روپے دھاگہ نقرئی وزنی -/۱۵ تولے قیمتی -/۱۵ روپے۔ میں مندرجہ بالا جائداد اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ فاطمہ بیگم زوجہ امیر الدین صاحب (نشان انگوٹھا موصیہ مذکور) گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ امیر الدین خاوند موصیہ مذکورہ (نشان انگوٹھا)

نمبر ۱۳۰۴ ۔ میں میمونہ بیگم زوجہ یار محمد خاں صاحب سکنہ منٹگمری خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد انگوٹھی طلائی ایک عدد، کانٹے طلائی ایک جوڑہ۔ ہاتی طلائی ایک عدد، ٹیکہ طلائی ایک عدد۔ ان سب کا مجموعی وزن تقریباً چار تولہ قیمتی مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ علاوہ ازیں اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ: میمونہ بیگم بقلم خود زوجہ یار محمد خاں صاحب سکنہ منٹگمری خاص۔ گواہ شد: یار محمد خاں خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد: منصور احمد ملک سیکرٹری مال خدام الاحمدیہ منٹگمری۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ✦

نمبر ۱۳۰۱۵ ۔ میں امۃ اللطیف زوجہ میاں عزیز اللہ صاحب ساکن منٹگمری خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۶-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائداد نہیں۔ یعنی زیور وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ: امۃ اللطیف بقلم خود۔ گواہ شد: عزیز اللہ خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ✦

نمبر ۱۳۰۱۶ ۔ میں عبدالرحیم ولد خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم ساکن جموں حال محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو کشمیر میں ہے اور اُس پر وہاں کی حکومت کا قبضہ ہے مندرجہ ذیل ہے جموں میں مکان اور زمین ۷۰ مرلہ اور سرینگر محلہ شہید گنج میں ایک مکان اس وقت میرا گذارہ ماہوار پنشن پر ہے جو کہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ (اور جائداد کے) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: عبدالرحیم ولد خلیفہ نورالدین صاحب مرحوم ساکن جموں حال محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد: قمر الدین مولوی فاضل پریذیڈنٹ حلقہ "الف" ربوہ۔ گواہ شد: علی محمد بی۔ اے۔ بی ٹی حلقہ "ج" ربوہ ✦

نمبر ۱۳۰۱۹ ۔ میں خالد احمد ولد محمد صالح صاحب مرحوم قوم افغان ساکن احمدی گلی ڈاکخانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں سرحد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میں دیہاتی مبلغین گروپ کے میں سے دیہاتی مبلغ ہوں اسلئے مجھے ابتک سلسلہ کی طرف سے کوئی گذارہ نہیں دیا جاتا۔ البتہ ایک نیک دل اور مخلص احمدی دوست کی طرف سے مجھے پندرہ روپیے ماہوار گذارہ ملتا ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی آمدنی اور جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: خالد احمد واقف زندگی بقلم خود۔ گواہ شد: محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔ گواہ شد: محمد احمد احمدی سیکرٹری مال بقلم خود ✦

نمبر ۱۳۰۲۱ ۔ میں محمد صدیق ولد مولوی محمد ابراہیم صاحب ساکن چک ۱۱۰/۶ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک عدد بھینس قیمتی -/۳۰۰ روپیہ اور سالانہ آمد زمینداری قریباً -/۲۰۰ روپیہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو کچھ میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم :۔ عبدالواحد دیہاتی مبلغ چک ۶/۱۱-L۔ العبد :۔ محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم چک ۶/۱۱-L۔ گواہ شد :۔ غلام رسول بقلم خود سیکرٹری مال۔ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۲۲ :۔ میں ریاض بیگم اہلیہ چوہدری محمد خاں صاحب ساکن چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۵۰ روپیہ۔ زیور طلائی دس تولہ قیمتی مبلغ -/۸۰۰ روپیہ اور زمین زرعی واقع چک ۹۸/۶-R ۶ ۱/۴ گھماؤں قیمتی مبلغ -/۲۱۸۷ روپیہ ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ :۔ (نشان انگوٹھا) ریاض بیگم۔

گواہ شد :۔ عبدالواحد دیہاتی مبلغ چک ۶/۱۱-L منٹگمری۔

گواہ شد :۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۲۳ :۔ میں رحیم بی بی اہلیہ محمد صدیق صاحب چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ بذمہ خاوند ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ :۔ (نشان انگوٹھا) رحیم بی بی چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :۔ غلام رسول سیکرٹری مال چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :۔ محمد صدیق خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۲۴ :۔ میں رشیم بی بی زوجہ صوفی غلام رسول صاحب ساکن چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ اور زیور طلائی وزنی دو تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جو میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ :۔ (نشان انگوٹھا) رشیم بی بی چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :۔ غلام رسول بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔ گواہ شد :۔ محمد ابراہیم بقلم خود چک ۶/۱۱-L منٹگمری۔

گواہ شد :۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۲۵ :۔ میں محمود احمد خاں ولد محمد اسمٰعیل خاں صاحب چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۴-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ماہوار آمد بذریعہ تجارت مبلغ -/۴۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے
وقت جو جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمود احمد خاں بقلم خود چک ۶/۱۱-L منٹگمری
گواہ شد:۔ غلام رسول سیکرٹری مال ۶/۱۱-L منٹگمری۔
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم بقلم خود " "
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۳۶ - میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری رسول بخش صاحب
ساکن چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ
آج بتاریخ ۲۴/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ
جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰۰ اور زمین زرعی واقع
وڈی عظیم خان ریاست بہاولپور ۱۱ ایکڑ قیمتی -/۳۳۰۰ روپیہ ہے
میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد بمد وصیت
داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد حصہ
وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا
کر دوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے
مرنیکے وقت جو میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن
احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری رسول بخش
صاحب چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم چک ۶/۱۱-L
گواہ شد:۔ چوہدری رسول بخش خاوند موصیہ مذکور۔
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۳۷ - میں محمد عیسیٰ ولد حاجی احمد دین صاحب موصی
ساکن چک ۳۶۳/E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری
موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی کاشت پر چھ ایکڑ زمین پاکستان
سے ملی ہے جسکی سالانہ آمد مبلغ -/۲۴۰ روپیہ ہے۔ یہ زمین چک ۳۶۳/E.B
میں واقع ہے۔ نیز دو بیل قیمتی مبلغ -/۳۵۰ روپیہ ہیں۔ میں اس
جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا
ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز
ربوہ کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے
مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد عیسیٰ ولد حاجی احمد دین صاحب
چک ۳۶۳/E.B ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ محمود احمد فرزند حقیقی موصی مذکور
۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۱۳۰۳۸ - میں عائشہ بی بی مہاجرہ زوجہ مولوی خدا بخش صاحب
ساکن چک ۶۹/R.B گھسیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور۔ بقائمی
ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی
ہوں۔ میرے پاس اس وقت چوڑیاں نقرئی وزنی ۱۶ تولے قیمتی -/۲۰
روپیہ ہے اور میرا حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ ان کے
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز
میرے مرنیکے بعد کی جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ:۔ عائشہ بی بی زوجہ مولوی خدا بخش صاحب (نشان انگوٹھا)
گواہ شد:۔ خدا بخش بقلم خود خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ محمد شریف
ولد حاجی عبد اللہ خاں۔ گواہ شد:۔ بقلم خود سلطان علی پریذیڈنٹ
انجمن احمدیہ گھسیٹ پورہ چک ۶۹ ضلع لائلپور +

نمبر ۱۳۰۴۱ - میں امۃ الہادی بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب
مرحوم زوجہ کیپٹن میر ضیاء الدین صاحب ساکن حال پشاور خاص
صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ مجھے اس وقت مبلغ -/۱۵ ماہوار بطور جیب خرچ
ملتے ہیں۔ میرا حق مہر مبلغ -/۲۵۰۰ بذمہ خاوند ہے اور زیورات قیمتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

-/۲۲۲۵ روپیہ ہے۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ الامۃ:- امۃ الہادی بیگم کیپٹن ضیاء الدین صاحب۔

گواہ شد:- ضیاء الدین خاوند موصیہ مذکورہ۔

گواہ شد:- سید محمد احمد (موصی)

نمبر ۱۳۰۴۳:- میں ملک منیر احمد ولد ملک نذیر احمد خان صاحب ساکن منٹگمری خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد معہ الاؤنس مبلغ -/۸۳ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ العبد:- منیر احمد خاں بقلم خود۔

گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:- نذیر احمد خاں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری۔

نمبر ۱۳۰۴۵:- میں احمد سعید ولد سید مہتاب شاہ صاحب ساکن گھوٹد ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد مبلغ -/۴۴ روپیہ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔ العبد:- شاہ احمد سعید بقلم خود۔

گواہ شد:- بدر الدین کارکن دفتر بہشتی مقبرہ۔

گواہ شد:- سید علی احمد کارکن دفتر وصیت۔

نمبر ۱۳۰۴۹:- میں صغریٰ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب ساکن پنڈی بھاگو ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے جن میں -/۱۰۰ روپیہ مہر کا ہے۔ اور -/۲۰۰ روپیہ ان کے والدین کی طرف سے ملا ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ الامۃ:- صغریٰ بیگم زوجہ عبد الحق صاحب (نشان انگوٹھا) گواہ شد:- عبد الحق بقلم خود خاوند موصیہ مذکورہ۔

گواہ شد:- صوفی علی محمد صحابی موصی آنریری انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۵۱:- میں حسین بی بی بیوہ عیدا صاحب ساکن چک ۹۶/گ ب ڈاکخانہ چک گ ب ضلع لائلپور۔ آج بتاریخ ۲۹/۳/۵۱ بعمر ۸۰ سال حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۱۰/۳۲ نقد مبلغ -/۷۰ روپے اور پانچ روپے کا زیور نقرئی ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔
العبد:۔ حسین بی بی صاحبہ بیوہ عبدا صاحب ادائیں۔
گواہ شد:۔ علی محمد ولد عبداللہ چک ۹۶ ج ب
گواہ شد:۔ بشیر احمد مراد پوری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ ج ب

نمبر ۱۳۰۵۴ ۔ میں جمال دین ولد لال محمد خان صاحب ساکن رائے پور ضلع گڑگاؤں حال مین بازار ضلع شیخوپورہ بعمر ۶۲ سال آج بتاریخ ۶/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد مبلغ -/۳۵ روپیہ ہے۔ میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اسکے علاوہ میرے پاس -/۲۵۰ روپیہ نقد ہے میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی اور رقم یا جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ جمال دین ولد لال محمد خان صاحب۔ گواہ شد:۔ ملک ظہور حسین ولد ملک محمد امین شیخوپورہ مین بازار۔ گواہ شد:۔ حکیم عبدالرزاق ولد حکیم محمد عبدالجلیل صاحب شیخوپورہ مین بازار۔

نمبر ۱۳۰۵۵ ۔ میں امیر اللہ خان ولد خداداد خان صاحب سکنہ اسماعیلہ ڈاکخانہ خاص ضلع مردان صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی زرعی تین سو جریب ہے۔ یہ اراضی مواضعات اسماعیلہ، خوشنا، مہر علی، یرموں اور مراجینہ میں واقع ہے۔ اس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری اور کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ خان امیر اللہ خان احمدی بقلم خود سکنہ اسماعیلہ ضلع مردان۔
گواہ شد:۔ سید مبارک علی شاہ انسپکٹر وصایا مردان۔
گواہ شد:۔ خلیل الرحمن خان احمدی۔ موصی مبلغ تحریک جدید مردان۔

نمبر ۱۳۰۶۴ ۔ میں چوہدری کریم بخش ولد چوہدری لبیکرہ صاحب سکنہ چک 245/E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت مبلغ -/۸۰۰ روپیہ نقد موجود ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری رقم مبلغ -/۲۶۰ ہندوستان کے بنک میں ہے اگر وہ رقم مجھے مل گئی تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ کریم بخش ولد میکر صاحب چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ ملک عبد العزیز چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۸۱:۔ میں حکیم محمد یعقوب ولد ولی محمد شاہ صاحب سکنہ گگو ضلع منٹگمری آج بتاریخ ۱۶-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میری منقولہ جائداد مبلغ -/۷۰۰۰ روپیہ تجارت پر لگایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار آمد بذریعہ طبابت مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ میں انکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد یعقوب شاہ سکنہ گگو۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم احمدی سکنہ گگو ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۳۰۶۵:۔ میں محمد بی بی بیوہ چوہدری محمد بخش صاحب چک ۲۴۵ E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیور طلائی وزنی ڈیڑھ تولہ قیمتی -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ محمد بی بی بیوہ محمد بخش صاحب مرحوم (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ کریم بخش جمالی (نشان انگوٹھا)

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ ملک عبد العزیز چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری (نشان انگوٹھا)

نمبر ۱۳۰۶۷:۔ میں گوہر بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش صاحب سکنہ چک ۲۴۵ E.B ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۵-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ گوہر بی بی زوجہ چوہدری کریم بخش صاحب۔ گواہ شد:۔ کریم بخش صحیح ہے خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد:۔ ملک عبد العزیز چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری۔

(باقی وصایا ملاحظہ ہوں ٹائیٹل صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظانِ صحت علاج سے اچھّا ہے!

اور

علاج بیماری سے اچھّا ہے!!

دواخانہ خدمتِ خلق طبِ یونانی کا بہترین دواخانہ ہے۔ اسکی دوائیں پاکستان، ہندوستان اور بیرونی ممالک میں نہایت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ دوائی ہمیشہ معتبر دکان سے لینی چاہیئے۔ خراب، سستے یا بیکار اجزاء ڈال کر دواخانہ بیماروں کو موت کے گھاٹ بھی اُتار سکتا ہے۔ ہماری چند دوائیں ذیل میں درج ہیں۔ مگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب ادویہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہیں۔

۱۔ **سُرمہ ممیرا خاص**:۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا بہترین سُرمہ۔ قیمت ۳ ماشہ ۱۵؍ ۶ ماشہ ۱؍ ۔ تولہ ۳/- روپیہ

۲۔ **تحسین منجن**:۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتی کی طرح صاف کرنے والا
قیمت فی تولہ ۴؍

۳۔ **تریاقِ کبیر یا گھر کا ڈاکٹر**:۔ ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج۔ امرت دھارا سے بہت زیادہ مفید۔ ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے۔ تاکہ ہر بیماری کا بروقت علاج ہو سکے قیمت نمونہ کی شیشی ۱۰؍ چھوٹی شیشی ۱؍ ۔ تولہ ۲/- روپیہ

۴۔ **ہمدردِ نسواں یا اٹھراگی گولیاں**:۔ جن عورتوں کے بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا بچپن میں مر جاتے ہوں یا لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں۔ اس کا بے نظیر علاج۔

یہ دوا بازار کی دوسری اٹھراگی گولیوں کی طرح نہیں ان سے بہت بہتر ہے

قیمت:۔ مکمل کورس نو ماہ ۱۹/- روپے۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق۔ ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)